۲۱۸۴
آریہ سماج اپنے اصلی روپ میں
۲۱۸۵
تنبیہ فقیر

جلد ا

درج رجسٹر دفعہ ...

بابت سید محمد ...

زمانہ تولیت جناب سید مولوی محمد حسن صاحب شوق زیدی
متولی وقف ... دام اقبالہ

[illegible]
... کل مجلد
کتاب ... قیمتی ...

کتاب بنشر

آریہ سماج اپنے اصلی روپ مین

جسمین

دیانند بلکہ آریہ سماج کے کتب سے غیر مذاہب خصوصاً اسلام عیسائیت وغیرہ کی نسبت جو گندہ دہانی کی گئی ہے اُس کا پردہ فاش کرکے آریہ سماج کی اندرونی خیالات کو طشت ازبام کیا گیا ہے۔ اسی ضمن مین آریہ سماج کی پولٹیکل تعلیم کے مخزن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرتبہ

خاکسار ابو الفضل شوہر روی مقیم لاہور نے برای انجمن حامی اسلام لال کرتی بازار میرٹھ کے لئے لکھا گیا۔

حسب فرمایش

جناب منشی تجمل حسین صاحب سکریٹری و منشی عبد الرحمن خان عرف ننھے خان صاحب مہتمم انجمن حامی اسلام کمپ میرٹھ

بامنشی محبوب علی پرنٹر و پروپرائیٹر نے اپنے
مطبع نامی واقع شہر میرٹھ مین طبع کرایا

خطاب بہ آریہ ورت

اے دیش ہند سُن لے چھوٹی سی داستان ہی — سر پر ہے کال کرہا کے گردش مین آسمان ہی
بھولے ہین قصے تجھکو اپنی پُرانی باتین — غفلت کی نیند سویا گذرا جو کاروان ہی
خواب عدم مین سے ہے ڈنکا بجے است کا — کلیگ تھے کہتے جسکو آیا وہ ناگہان ہی
بچہ جُدا ہے مان سے ہر کنیا نے مانگا — اُلفت اُٹھی دلون سے پرلو کا جو نشان ہی
مادہ بذات خود ہے روح ہے بغیرِ خالق — حرکت سے ہے ہستی قایم ایشور تو ایک گمان ہی
مکتی اصل مین مکذی ایک قید ہے سراسر — زنجیر یہ جنم ہے اپنا جو آشیان ہی
تعداد روح بھلادی اگیانی ایشور ہے — بہرہ ازل سے وہ ہے گونگا گرو مہان ہی
کلیگ کے دیش تجھکو پچھن سنا ئین کیا کیا — ہے بات ایک بڑی سی چھوٹا مرادمان ہی
شرم و حیا ہین عنقا غیرت اُڑی نہین سے — عصمت کی کشتی ڈوبی تہذیب نیمجان ہی
بیرج مراد بیوی شوہر مرید زن ہے — غیرون کی ہے کمائی اپنا عزیز جان ہی
مردہ ہوئی زمین تھی برسا ہی ابرِ رحمت — باد صبا چلی ہے جوبن پہ بوستان ہی
شاخین ہری شگفتہ کاٹی ہین خشک جڑ سے — آیا فلک سے اے ہند اپنا تو باغبان ہی
آیا خدا کا بندہ دل منتظر تھے جس کے — نے ہے سنادی اپنی اپنونکا جو نشان ہی
چکر سے یہ جنم کے دیگا رہائی تمکو — دنیا مین رہنما ہے عقبے کا راز دان ہی
ایک تھی شنید پہلے آنکھو نسے دیکھو اب — اوتار آخری یہ مکتی جو نے گمان ہی
ایشور نے کرپا کی ہے بھیجا کرم سے اپنے — کشتی سنبھالی جسنے رحمت کا سایہ بان ہی
جس نے زمین پہ آکر رستہ دکھایا سب کو — اپنا پیا وہی ہے ہادی گمرہان ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم ؕ

آریہ سماج اپنے اصلی روپ مین

جس شخص نے آریہ سماج کی کتابین پڑہی ہون یا کسی آریہ اُپدیشک کو پرچار کرتے سُنا ہو اُسکی ضرور ہی رائے ہوگی کہ کیا آریون کا مذہبی لٹریچر اور کیا اُن کے لکچر ہر دو گالیون اور گندہ زبانی سے پُر ہین اور جیسے اب خود بعض فہیم آریہ تسلیم کر رہے ہین۔ جنمین سے بعض کی رائین اِس رسالہ کے آخر درج کی گئی ہین۔ ہندوستان کے بڑے بڑے مذاہب مثلاً ہندو۔ عیسائی اور مسلمان سب کے سب ایک آواز سے پکار رہے ہین کہ آریہ سماج اُن کی پاک کتابون اور مقدس بزرگون پر نہایت بیباکی اور دریدہ دہنی سے ناپاک حملے کر رہی ہے غیر آریون پر بیجا حملون کا ارتکاب محض تقریرون اور تحریرون تک ہی محدود نہین بلکہ اس زہریلے اثر کو پھیلانے کے لئے بھجن بھی بنائے گئے ہین جنکو لڑکے اور لڑکیان بھرے اجلاسون مین گا کر سُناتی ہین ان بھجن منڈلیون کا اسقدر رواج ہوگیا ہے کہ خود سمجھدار آریہ اس ضرر رسان طریق کو ناپسند کرنے لگے ہین اور آریہ سماج مین یہ خطرناک متعدی مرض کس حد تک پھیلا ہوا ہے اس کے اظہار کے لئے ہم ویدک میگزین گوروکل کانگڑی (ہردوار) مین سے ایک قابل آریہ مہاشہ کے الفاظ نقل کئے دیتے ہین لالہ گھاسی رام صاحب ایم اے پلیڈر لکھتے ہین کہ:۔

دشمن تو درکنار ہمارے اپنے بہت سے دوست بھی ہمکو اندھا دُھند تقلید بیجا جوش اور زیادتی کا ملزم ٹھرا رہے ہین غیر آریہ لوگون اور اُن کے مذاہب کی نسبت جو الفاظ ہم استعمال کرتے ہین وہ کسی صورت سے قابل ستایش نہین کہلا سکتے۔

ہم ہر شخص کا مقابلہ کرنے کو تیار ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا چودہ پندرہ سال کا بچہ بھی جسکو ابھی دنیا و ما فیہا کا کوئی تجربہ نہین ہوتا شنکراچارج - گوتم بدہ اور یسوع مسیح جیسے ودوان لوگون پر اعتراض اور اُن کی عیب جوئی کرنے سے نہین چوکتا ہمارے اخبارات کی توجہ صرف اُن لوگون تک ہی محدود نہین جو مذہبًا ہمارے مخالف ہین بلکہ اُن کی نظر عنایت اپنے آریہ بھائیون اور دوستون پر بھی ہو رہی ہے - دوسرون کی معمولی کمزوریون کو بڑے بڑے اخلاقی جرائم بناکر دکھا دینا ہمارے بائین ہاتھ کا کرتب ہو رہا ہے ہماری اعلیٰ درجہ کی صنعت اسی مین رہگئی ہے کہ ہم اپنے مخالفین کی سیاہ تصویرین کھینچین اور اُن کے ادنیٰ نقائص کو قابل نفرت گناہ بناکر دکھا دین ہمارے اُپدیشکون (واعظون) کو جس بات سے زیادہ اُنس ہے وہ یہ ہے کہ مخالف مذاہب کے معتقدات کو قابل اعتراض پیرایہ اور غیر مہذبانہ عبارت مین پیش کرتے ہین ہمارے ہان وہی لکچرار کامیاب سمجھا جاتا ہے جو دوسرے مذاہب کے مسلمہ اور مقدس اصولون کو موڑ توڑ کر پیش کرکے حاضرین کو ہنساوے ہماری خوش طبعی اور مذاق اگر ہے تو یہ کہ دوسرے مذاہب کی ہنسی اوڑائین اور عجیب تر یہ بات ہے کہ ہم ان حرکات پر خوش ہوتے اور اُن کا نام ہماری اصطلاح مین صاف گوئی رکھا جاتا ہے -

لکچرارون کے علاوہ چونکہ ہمارے بڑے بڑے اہل قلم بھی جن سے ہمین بہتر امیدین رکھنی چاہئیے تھین عام مذاق کی پیروی کرکے تہذیب سے گرے ہوئے ہین اسلئے جو نقص ہماری تقریرون مین ہے وہی تحریرون مین بھی موجود ہے آپ آریہ سماج کا کوئی پرچہ اُٹھا کر دیکھین تو یقیناً آپکو معلوم ہو جائے گا کہ اڈیٹر اور نامہ نگار سب کے سب دوسرے لوگون کی عیب شماری اور نقص گیری کے معیوب کام مین مصروف ہین ہم اپنے بھجنون کو دیکھین تو اُنمین یا تو گالیون کا ایک لمبا سلسلہ ہوتا ہے یا ہندو مسلمان اور عیسائیون کے معتقدات پر بیجا اور بیوجہ حملہ ہوتے ہین لازم تو یہ تھا کہ گائن ودیا کی مدد سے ہمارے آتما پرماتما کا گیان حاصل کرتے مگر بجائے اس کے یہ بھجن ہم کو کمینگی کی طرف لیجاکر نفرت اور دشمنی کے دلدل مین پھنسا رہے ہین ان بھجنون کے مصنف کچھ ایسے خود رفتہ اور عقل کے پتلے ہین کہ نظم کے قواعد کا بھی پاس نہین کرتے اور مین اس شخص کا لوہا مان جاؤن

جوان بھجنون کی تقطیع کرکے دکھاوے محض الفاظ کو ادھر اُدھر سے اکٹھا کرکے رکھا ہوا ہے اور اُن پر وہی مثل صادق آتی ہے ؎ ایک مصرع کی بڑھ گئی ہے دم بجوئی علی قلی خان بہادر کی۔ شعر کو پورا کرنے کے لئے بڑی کھینچ تان سے کام لیتے ہین اُسکو قدم قدم پر سہارے دیتے ہین مگر سکتہ پڑتا چلا جاتا ہے اور دو قدم پر چلکر وہ بہت بیہودہ طور پر باعث مضحکہ بنتے ہین ہمارے کمینہ جذبات کو بھڑکاتے اور غیراز ویدک دھرمیون کی ہمدردی کو ہم سے دور کرکے اُن کے دلون کو دُکھاتے ہین اُنھون نے ہمارے درمیان ایسا گھر بنا لیا ہے کہ اُن کے بغیر ہمارے جلسے کامیاب تصور نہین کئے جاتے جیسا کہ کلیۃ قاعدہ ہے کہ مانگ کی برابر آمد بھی ہوتی ہے اسلئے ہپنسکون کی تعداد اسقدر بڑھگئی ہے کہ ہمارے کتب فروشون کی دوکانین اُنھین سے اسقدر بھرپور ہین کہ دوسری کتابون کے لئے جگہ ہی نہین رہی ہمارے بھجنون کے شوق نے بھجن منڈلیان بنا ڈالی ہین جو جلسون پر گاتے ہین اور حاضرین کے دلون مین نفرت کا زہریلا اثر بھرتے ہین اس بُرے جذبہ کے ہم یہان تک غلام ہو چکے ہین کہ ہمنے اخلاق اور ادب کو خیرباد کہدیا ہے ہمین ذرا بھی لجیا (شرم) نہین آتی جب ہم اپنے ودیارتھیون۔ بالکون اور کنیاؤن کو ویدی پر کھڑا کرکے اُن سے بھجن سُنتے اور اُن کو منو بھگوان کے اس اصول کے خلاف ورزی کرنے پر کہ ودیارتھیون کو ستار کے ساتھ گانا یا اُسے بجانا بالکل منع ہے تالیان بجاتے ہین الخ۔ مذکورۂ بالا اقتباس جو کہ ایک صاف گو آریہ کی قلم سے نکلا ہے صاف اسبات کا شاہد ہے کہ آریہ سماج کا تمام جسم سرتاپا گندہ اور گلا ہوا ہے اور کیا اعلےٰ اور کیا ادنےٰ کیا بچہ کیا بوڑھا کیا واعظ اور کیا مصنف کیا اڈیٹر اور کیا نامہ نگار کیا سربرآوردہ لوگ کیا عوام سماجی بلکہ نوجوان لڑکے اور لڑکیان بھی ہر ایک اسی گند مین مبتلا ہے اس فرقے کے رگ و ریشہ مین غیر آریہ لوگون سے عموماً اور عیسائیون اور مسلمانون سے خصوصاً نفرت اور عناد سرایت کر گئی ہے پھر طرہ یہ کہ ہمارے سماجی دوست بڑی جرأت سے آریہ سماج کو انجمن اخاوۂ عام بھی کہدیتے ہین دوسرون کو گالیان دینا آریون کی طبیعت مین داخل

؎ یہ اقتباس آریون کے اخبار پرکاش لاہور مطبوعہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۰ سے لئے گئے ہین۔

ہو گیا ہے اور اس طبیعت نے یہان تک ترقی کی ہے کہ اب نہایت خطرناک تحریرون اور دیوانہ وار تحریرون کو اپنے اندرونی خیالات کے اظہار کے لئے کافی نہین سمجھا گیا غیر آریون کی ہجو مین اشعار اور گیت بنانے شروع کر دیے ہین جنکو آریہ طالبعلم (لڑکے اور لڑکیان) بھرے جلسون مین گا کر سُناتے ہین پھر اُن نفرت اور عناد پھیلانے والے بھجنون کو آریہ بزرگ بڑے اطمینان اور خوشی سے سنتے ہین جس جلسہ مین یہ گالیان دینے والی بھجن منڈلیان موجود نہون وہ ناکام سمجھا جاتا ہے جو ہمارے آریہ احباب کے نزدیک اُس کی کارروائی مؤثر اور دلچسپ نہین ہوتی اور ان بھجنون کی اس کثرت سے مانگ ہے کہ آریہ کتب فروشون کی دکانین شانتی سرودر - آنند سرودر - بھجن پشپاولی وغیرہ پستکون سے اٹی پڑی ہین اور دوسری کتابون کی تجارت کو مات کر دیا ہے۔

ویدک میگزین کا نامہ نگار اپنے آریہ بھائیون پر نہایت افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے مقدس بزرگون کی زبان طعن کھولنے کی غیر معقول اور فضول عادت مین مبتلا ہین اور نامہ نگار ندکور اس خوفناک طغیان کا علاج بتلانے کا بھی وعدہ کرتا ہے جو کہ آریہ سماج کو اندر ہی اندر بڑی سرعت سے کھا رہا ہے ہم بھی صاحب موصوف کیساتھ اس آرزو مین ہم آہنگ ہین کہ آریہ سماج کے لئے اب نہایت ہی نازک وقت ہے اور اُس کے پرمیون اور خیر خواہون کو مناسب ہے کہ وہ اس بیماری کی جڑہ کو ڈھونڈہ نکالین اور جہان کہین اسکا سراغ چلے فوراً ایک ہی زبردست ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالین اور اسطرح اپنی سماج کو بیوقت موت سے بچالین ہمارے خیال مین آریہ سماج ایک ایسی خطرناک طاعون مین مبتلا ہے جس سے مخلصی پانے کے لئے محض بیرونی ادویات ہی کافی نہین ہو سکتین - بلکہ اگر سماج کی دولت اور بھی خواہ حقیقتاً اس وبا سے نجات پانا چاہین تو فوراً یکدل ہو کر اس بیماری کی جڑہ کو اوکھاڑ ڈالین ہم یہ بھی کہین گے کہ آریہ سماج مین اس لہر کی رفتار ایسی تیز ہے کہ اسکی زبردست رو کو کوئی نہین روک سکتا اور اگر سماجی گلہ بان چاہتے ہین کہ اُنکا ریوڑ پہلو سے بچ جائے تو اُن کو اس ندی کا منبع تلاش کرنا چاہئے اور پھر ممکن ہو تو اس چشمہ کو ریت کے بورون سے بھر دین - ۵

سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل
چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

یہ سوال بڑا غور طلب ہے، کہ اس مرض کی ابتدا کہان سے ہوئی اور اس لہر کا منبع و مبدا کہان ہے؟ درحقیقت اس کا جواب یہ ہے کہ تمام خرابیون کی اصل جڑھ خود سماج کے اندر پائی جاتی ہے لیکن چونکہ لوگ اپنی غلطیون کو آپ نہین دیکھ سکتے اس لئے آریہ لیڈرون کا تا حال اصلیت سے ناواقف ہونا کوئی تعجب کی بات نہین اور اگر اُن کو علم بھی ہو گیا ہے تو شاید وہ مداخلت کرنے سے ڈرتے ہین اس تمام بیماری کا سبب آریہ سماج کی ایک مقدس چیز ہے جس کے گندے اعضا کا کاٹ ڈالنا ایک آریہ ڈاکٹر کے نزدیک پاپ کا ارتکاب کرنا ہے۔ پیارے ناظرین آپ پوچھین گے کہ وہ کیا؟ اس کا جواب اگرچہ آریون کو شاق گذرے مگر ہم صاف کہین گے کہ اِن تمام خرابیون کی جڑھ آریہ سماج کی بائبل یعنی سوامی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش ہے مندرجہ ذیل حوالجات پرتھی نرہی سبھا پنجاب کی مستند ستیارتھ پرکاش ترجمہ پنڈت ایمل داس سے لئے گئے ہین ناظرین غور سے دیکھین۔ کہ سرسوتی جی مہاراج بائبل کے خدا کو کن الفاظ سے یاد کر رہے ہین

(عیسائیون کے بارہ مین)

(۱) صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے تو اوسکی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانورون کو کیونکر چھوڑ سکتے ہین۔ صفحہ ۵۳۱۔

(۲) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیون کا ایک گروہ ہوگا اور جو اُن کا سردار تھا اسکا نام بائبل نے خدا رکھا ہے صفحہ ۵۳۱۔

(۳) عیسائیون کے خدا کا تماشہ صفحہ ۵۳۲۔

(۴) عیسائیون کا خدا گوشت خور ہے اوسے رحم سے کیا کام صفحہ ۵۳۳۔

(۵) دشمن ہے موسیٰ پیغمبر اور دشمن ہے تمہارا خدا صفحہ ۵۴۳

(۶) عیسائیون کا خدا ایک پہاڑی آدمی تھا پہاڑ پر رہتا ہوگا اور اپنی جنگلیون کے سامنے

خدا بھی بن بیٹھا ہوگا صفحہ ۵۴۰۔

(۸) قصاب .... وحشی آدمی کی مانند بھروپیا خدا صفحہ ۵۴۰۔

(۹) ان سب باتون کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیون کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا جو کہ پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا جو وحشی جاہل تھے اُنھون نے اُس کو خدا مان لیا صفحہ ۵۴۱۔

(۱۰) وہی شیطان کا شیطان عیسائیون کا خدا ٹھہرا صفحہ ۵۶۰۔

(۱۱) اب یہ تو کہئے کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے ؟ یورپین کا سا گورا یا افریقہ والون کا سا سیاہ صفحہ ۵۶۲۔

(۱۲) لٹیرون کا سردار صفحہ ۵۶۷

(۱۳) کیا (ان کا خدا) رات کو سوتا بھی ہے ؟ اگر سوتا ہے تو رات کے وقت بندگی کرتے ہونگے اور اوس کی نیند بھی دور ہو جاتی ہوگی اگر رات دن جاگتا رہتا ہوگا تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہوگا صفحہ ۵۶۴۔

اب اور ملاحظہ فرمائین کہ بال برہمچاری سوامی جی حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت کیا تحریر فرمائے ہیں

(۱) یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ عیسے نے مچھلی کی مانند آدمیون کو پھنسانے کے لئے ایک مذہبی جال پھیلایا تاکہ اُن کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جاوے جب خود عیسیٰ ہی ایسا تھا تو آجکل کے پادری لوگ اپنے جال مین پھنسا دین تو کیا تعجب ہے صفحہ ۵۴۴ سوال ع۶۶۔

(۲) یہ ناممکن باتین یسوع کی جہالت پر دلالت کرتی ہین اگر اُسے کچھ تمیز ہوتی تو ایسی لچر پوچ باتین کیون کرتا صفحہ ۵۵۱۔ ع۷۴۔

(۳) یسوع آپ خود علم سے خارج بچون کی سی عقل والا صفحہ ۵۵۲ ع۷۵۔

(۴) یسوع خدا کی بادشاہت صرف ایک مقام پر مانتا تھا ہر جگہ نہین صفحہ ۵۵۲ ع۷۶۔

(۵) عیسے غصہ ور تھا اوسکی جنگلی آدمیون کی سی خصلت تھی صفحہ ۵۵ ع۷۷۔

(۶) واہ عیسےٰ صاحب صفحہ ۵۵۳ سطر ۶

(۷) جاہل وحشی صفحہ ۵۵۵ سطر ۸۳

(۸) مگر یہ تمیز وہ (مسیح) بغیر علم کے کہان سے لاتا صفحہ ۵۵۶ سطر ۸۵

(۹) بڑی کاریگری ظاہر کی کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے صفحہ ۵۳۹ سطر ۹۹

(۱۰) جو اپنے منہ راہ حق اور زندگی بنتا ہے وہ ہر طرح سے دمبھی (گستاخ) ہی صفحہ ۵۶۰ سطر ۹۴

اور دیکھئے کہ شری ۱۰۸ مہرشی صاحب کسطرح تہذیب سے گری ہوئی باتین کرتے ہین۔

(۱) غور کیجئے کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہو گئی اس مین کچھ راز ہے کیا سوا خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھرانے کا ذریعہ موجود ہے؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ (ان کے) خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی صفحہ ۵۳۲ سطر ۲۴

(۲) واہ عیسائیون کے خدا تو تو عجیب ڈاکٹر ہے عورتون کے رحم کھولنے کو کونسے اوزار اور دوائیان رکھتا تھا کہ جن سے کھولا صفحہ ۵۳۵ سطر ۳۲

(۳) جب عیسائیون کا خدا اکھاڑے کا پہلوان ہے تب ہی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی صفحہ ۵۲۶ سطر ۳۵۔

(۴) خوب عیسیٰ نے بہشت مین عمدہ دولہن پائی۔ چین اڑاتا ہوگا صفحہ ۵۷۰ سطر ۱۲۶۔

(۵) خدا بھی عورتون مین فلطان ہے صفحہ ۵۷۶ سطر ۹۔

ناظرین اور بھی ملاحظہ کرین کہ پنڈت جی مہاراج عیسائیت کے متعلق کیسے نامناسب اور سخت الفاظ استعمال کرتے ہین۔

(۱) حضرت یعقوب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "دیکھیئے جنگلیون کے کام" صفحہ ۵۳۵ سوال ۳۱

(۲) ایسی ایسی بری باتین بائبل مین بھری پڑی ہین صفحہ ۵۳۹ سوال ۴۵۔

(۳) عیسائیون کی نسبت کہا گیا ہے "جاہل جنگلی آدمی" صفحہ ۵۴۵ سطر ۶۰۔

(۴) حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت "جنگلی اور کنگال" صفحہ ۵۴۸ سطر ۶۵۔

(۵) سچ تو ہے کہ عیسائیون کی اس کتاب (مکاشفات یوحنا) کو جنھون نے بنایا وہ شیطان ہون تو ہون۔ صفحہ ۵۶۰ سطر ۹۳

(۶) پس معلوم ہوا کہ یوحنا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے صفحہ ۵۶۳ سطر ۱۰۳

اگرچہ مذکورہ بالا حوالہ جات سے ہمارے ناظرین پر بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ آریہ سماج کے بانی نے غیر مذاہب پر نکتہ چینی کرتے وقت کس تہذیب سے کام لیا ہے تاہم اس امر کے اظہار کے لئے کہ آپ نے اسلام کو کس طرح مروڑ تروڑ کر پیش کیا ہے ہم چند ایک اور حوالے دیئے دیتے ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ اس نے عیسائیت کی نسبت لکھا ہے اسلام کی نسبت اس سے بھی بڑھ کر ناشایستگی سے کام لیا ہے۔

(قرآن پر دریدہ دہنی)

دیکھئے کہ دیانند صاحب اسلام کے خدا کو کن الفاظ سے یاد کرتا ہے۔

(نقل کفر کفر نہ باشد)

(۱) گستاخ (ڈھیٹھ) صفحہ ۵۷۷ سطر ۵۔

(۲) بے انصاف۔ اور لاعلم صفحہ ۵۸۱ سطر ۱۶

(۳) محدود العقل۔ دنیادارون کی مانند (صفحہ ۳۸۱ سطر ۱۷)

(۴) کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے اپنے آپ مر سکتا ہے جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے صفحہ ۵۸۴ سطر ۲۷۔

(۵) بڑا شیطان صفحہ ۵۹۳ سطر ۵۷۔

(۶) شیطان کا کام کرتا ہے۔ (صفحہ ۵۹۵ سطر ۶۵)

(۷) شیطان کا بھی شیطان صفحہ ۵۹۷ سطر ۶۹

(۸) کیا خدا پکارے بغیر نہین سُن سکتا بہرہ ہے صفحہ ۵۹۹ سطر ۷۸

(۹) خدا کیا ہے ایک تماشہ گر ہے صفحہ ۶۰۱ سطر ۸۲

(۱۰) چوپٹ راجہ کی مانند صلاؔ۔ ۸۳

(۱۱) خدا بے رحم اور غیر منصف ہو کر دین خدائی مین بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفون کے نزدیک قابل نفرت ہوگیا ہے صلاؔ ۔ ۹۴

(۱۲) طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل مطلق ہے صلاؔ ۔ ۹۴

(۱۳) خدا کی نادانی صلاؔ ۔ ۱۰۶

(۱۴) گنہگار۔ ظالم اور بے رحم صلاؔ ۔ ۱۲۵

(۱۵) سنئے (خدا کی) اوٹ پٹانگ باتین صلاؔ ۱۳۱

(۱۶) دروغگو۔ جھوٹ سے بری نہین ہو سکتا صلاؔ ۔ ۱۴۱

(۱۷) خدا کیا ہوا محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی ملازم ٹھرا صلاؔ ۱۴۳)

دیانند صاحب نے که اسلام عیسائیت اور سکھ مذہب پر نا واجب اور دریدہ دہنی کی ہے بلکہ آپ نے جھوٹ سے بھی بہت کام لیا ہے عیسائیت کے حوالہ جات چھوڑ کر مین اسلام کے متعلق ذیل مین حوالہ جات پیش کرتا ہون جنمین دیانند صاحب نے صریح دروغگوئی سے کام لیا ہے یہی حال سکھ مذہب کے متعلق ہے۔

دیانند کی دروغگوئی دربارہ اسلام

(۱) اعتراض ۲ مین ایک آیت کا ترجمہ کا یہ کرتا ہے "تم اُس آگ سے ڈرو کہ جس کا ایندھن آدمی ہین اور کافرون کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہین" حالانکہ قرآن شریف مین ایسی کوئی آیت نہین جسکا ترجمہ "کافرون کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہین" کیا گیا ہے اگر کوئی سماجی بتائے تو یکصد روپیہ انعام پائے۔

(۲) اعتراض ۲۵ مین ایک آیت کا ترجمہ لکھتا ہون "ایسا نہو کہ کافر لوگ حسد کر کے تمکو ایمان سے منحرف کردیوین کیونکہ اُن مین سے ایمان والون کے بہت سے دوست ہین"۔

حالانکہ قرآن شریف مین نہ تو اُس ترجمہ کی کوئی آیت ملتی ہے اور نہ مترجم قرآنون مین یہ ترجمہ ہے اگر کوئی سماجی صاحب اپنے پنڈت کا منقولہ ترجمہ ہمین دکھا دین تو یک صد روپیہ انکی نذر ہوگا۔

(۳) اعتراض ۷۵ مین ایک آیت کا ترجمہ کرکے اسپر محقق بن کے لکھتے ہین کہ کہین تو قرآن مین لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو" حالانکہ قرآن مین اس مضمون کی کوئی آیت نہین اگر کوئی سماجی دکھا دے تو یک صد روپیہ انعام ہے۔

(۴) اعتراض ۸۸ مین ایک آیت پر محقق بنکر لکھتے ہین کہ "قرآن مین جب لکھا ہے کہ ہو جا اور اتنا کہنے سے دنیا ہو گئی" اگر کوئی دیانندی ہمین وہ مقام دکھا دے جہان لکھا ہو کہ ہو جا کہنے سے دنیا ہو گئی تو ہم یک صد روپیہ انعام دینے کو تیار ہین۔

(۵) اعتراض ۹۱ پر محقق بنتے ہوئے لکھتے ہین کہ "بھلا اسبات کو کوئی مان سکتا ہے کہ پتھر سے اونٹنی نکلے" اگر کوئی دیانندی وہ آیت دکھا دین جس کے الفاظ سے اُن کے گرو نے اونٹنی کا پتھر سے نکلنا سمجھا ہے تو ہم یک صد روپیہ اس بارہ مین بھی انعام دینگے۔

(۶) اعتراض ۱۲۶ مین لکھتا ہے کہ واہ کیسے موذی پیغمبر ہین کہ خدا سے دوسرون کو دُگنا دُکھ دینے کی دعا مانگتے ہین۔ حالانکہ آیت مین مکذب اور کافرون کی دعا ہے نہ کہ پیغمبرون کی۔ پنڈت صاحب کی دروغگوئی اور بے سمجھی عیان ہے پنڈت صاحب کی بریت کرنے والے کو انعام یک صدروپیہ ملے گا۔

گورو نانک صاحب اور کبیر صاحب کی نسبت دیانندی کی دریدہ دہنی

ستیارتھ پرکاش سملاس گیارہ جواب ۹۸ کے ذیل مین لکھتا ہے کہ نانک جی چاہتے تھے کہ مین سنسکرت مین بھی قدم رکھون لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے ہان اُن گنوارون کے سامنے کہ جنھون نے سنسکرت کبھی سُنی بھی نہین تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے

بھی پنڈت بنگئے ہونگے - یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے - اُن کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی - نہین تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہدیتے کہ مین سنسکرت نہین پڑھا جب کچھہ خودپسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھہ دمبھہ (مکروفریب) بھی کیا ہوگا - الخ -

اسی سملاس مین جواب ۹۷ کے تحت مین کبیر صاحب کی بابت لکھتا ہے کہ اوٹ پٹانگ بھاشہ بناکر جولاہے وغیرہ نیچ لوگون کو سمجہانے لگا تنبورے لیکر گاتا تھا بھجن بناتا تھا خاصکر پنڈت شاستر و یدون کی مذمت کیا کرتا تھا کچھہ جاہل لوگ اُس کے دام مین پھنس گئے جب مر گیا تب لوگون نے اُس کو (صاحب قدرت) سدہ بنالیا - الخ

معزز ناظرین - یہ ممکن نہین کہ ایک بازاری آدمی بھی ایسی خوش کلامی سے کام لے جیسے کہ دیانند نے ستیارتھہ پرکاش مین استعمال کی ہے ہمارا ارادہ تھا کہ اس آریہ مصلح کی تعلیم کا کچھہ اور نمونہ دکھلاتے لیکن ہم ایسا کرنے سے مجبور ہین کیونکہ خدا تعالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو جو بے ادبی کے الفاظ اُسنے استعمال کئے ہین اُنکا دیکھنا ایک مسلمان کی برداشت سے باہر ہے جن بابون مین سے ہم نے مذکورہ بالا حوالجات دئیے ہین اُن کو دیکھکر ایک منصف آدمی کے دل پر جو اثر ہوسکتا ہے وہ اس کے سوا نہین ہے کہ اس کتاب اور اس کے مصنف کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھیگا - مگر آریہ سماج کا یہ حال ہے کہ اُس نے اپنے ہر ایک کالج اور سکول مین یہ کتاب بطور کورس کے مقرر کر رکھی ہے اور آریہ طلباء کو شروع سے ہی اسلام اور مسلمانون سے نفرت کرنے اور اُن کو جنگلی آدمی سمجھنے کا سبق ملتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ سماج کے لونڈے اُٹھ اُٹھ کر دوسرے مذاہب کے بزرگون کی شان مین بے ادبی اور گستاخی کے کلمات بولتے ہین آریہ سماج کے اُپدیشک اور اہل قلم اس امر کی کوشش مین مصروف ہین کہ جو کچھہ اُنکے گرو نے دیگر مذاہب کے بارہ مین لکھا ہے اُسے جسطرح بن پڑے صحیح ثابت کرنا چاہیے اور اسطرح گرو کے نقش قدم بقدم چلکر وہ گالیون پر گالیان اضافہ کر رہے ہین شیخ سعدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا ہے - ع

بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روادارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

یعنی جب لیڈر بے جا طور پر ایک انڈا لیتا ہے تو اُس کے پیرو ہزارون مرغون کے کباب بناتے ہین پس یہی سبب ہے کہ اب آریہ سماج کا تمام لٹریچر خدا کے برگزیدہ لوگون کی توہین و ہجو سے مملو ہے جسکی شہادت ویدک میگزین کا نامہ نگار بھی دے رہا ہے جسکا ذکر ہم نے اس مضمون کے شروع ہی مین کیا ہے اسمین ذرا بھی کلام نہین کہ یہ زہریلا پودا خود سوامی دیانند کا لگایا ہوا ہے اور اب تو اُسکی شاخین اسقدر پھیل گئی ہین کہ آریہ سماج کی زمین کانٹون سے لدی پڑی ہے جو شخص ستیارتھ پرکاش کے تیرہوین چودھوین بابون کو پڑھیگا وہ ضرور ہمارے اس بیان کی تصدیق کریگا۔ دیانند نے قرآن مجید اور بائبل کی آیات پر جو اعتراضات کئے ہین وہ نہ صرف دشنام دہی سے پُر ہین بلکہ اُن سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب نکتہ چینی مین عمیق نظر سے کام نہین لے سکتے تھے اور اُن کے اعتراضات کو دیکھکر پڑھنے والے کے دلمین پنڈت صاحب کی عقل او فہم کے متعلق بہت شک پیدا ہو جاتا ہے اُن کی کتاب کا سب سے تعجب انگیز وہ حصہ ہے جہان اونھون نے مکاشفات کی کتاب پر نکتہ چینی کی ہے وہ یوحنا کی رویا کو ظاہری الفاظ مین لیکر اوسپر اپنے اعتراضات کی عمارت اُٹھاتے ہین نمونہ کے طور پر ہم صرف دو ایک مثالین اُن اعتراضات کی پیش کرتے ہین جو سوامی جی نے مکاشفات کی کتاب پر کئے ہین اس سے ناظرین رائے لگا سکتے ہین کہ پنڈت صاحب نکتہ چینی کرنے مین کہان تک دسترس رکھتے ہین اور اُن کا طرز تحریر کس رنگ کا ہے۔

(۱) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۶۷ سوال ۱۸ مین دیانند صاحب مکاشفات ۱۴-۱ کی یہ عبارت نقل کرتے ہین "پھر جو مین نے نگاہ کی دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھون پر اُن کے باپ کا نام لکھا تھا" اب اس عبارت پر ویدک فلاسفر پنڈت کا اعتراض ملاحظہ ہو فرماتے ہین "عیسائیون کو چاہیے کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھین کہ عیسیٰ کا باپ اور اوسکی فوج وہان ہے یا نہین؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط

اگر وہ کسی جگہ سے وہان آیا تو بتلائے کہان سے آیا ؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ کہ وہ پرند ہے کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اوپر سے نیچے اُڑ کر آیا جایا کرتا ہے صفحہ ۵۶ - ۱۱۸

(۲) پھر مکاشفات ۱۹-۷ کہ یہ عبارت درج کرتا ہے "کیونکہ بڑے کا بیاہ آپہونچا اور اُس کی دولہن نے آپ کو سنوارا ہے" اب اسپر پنڈت صاحب درافشانی فرماتے ہین "پوچھنا چاہئے کہ اُسکا سُسر ساس سالہ وغیرہ کون تھے ؟ اور اس کے ہان کتنے بال بچے ہوئے ؟ - اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت عقل و قوت وغیرہ بھی کم ہو گئی ہوگی اور ابتک عیسیٰ مر بھی گیا ہو گا" -

ہم ذیل مین اُس کے اور بھی چند اعتراضات جو قرآن کریم کی آیات پر کئے گئے ہین بطور نمونہ کے نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین کو یہ معلوم ہو جائے کہ دیانند کی نکتہ چینی کی بنا کسی باریک بینی پر نہین بلکہ سراسر کوتہ نظری اور ہنسی ٹھٹے سے پُر ہے -

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم - پر جو قرآن کی ہر سورۃ کے ابتدا مین درج ہوتی ہے نکتہ چینی کرتے وقت سوامی جی لکھتے ہین "یہ الفاظ مبہم ہین کیا چوری - زناکاری دروغگوئی اور ادہرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے" -

(۲) وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ (البقرہ ۲۴۵) یعنی لڑو اُن سے اللہ کی راہ مین جو تم سے لڑتے ہین اس آیت مجید پر دیانند جی اعتراض کرتے ہین "کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے ؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کرین کیا ہم بھی اُن کا نقصان چوری سے کرین" پنڈت کی نظر مین اپنی حفاظت کے لئے لڑنا بھی بمنزلہ چوری کا عوض چوری کے ہے اور آریہ سماج کے بانی کی رائے مین ظالم کو اُس کے ظلم پر سزا دینا بھی خود ایک ظلم ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ پنڈت صاحب نے خود لڑائی پر ایک مفصل بیان لکھا ہے جسمین سے ہم آیندہ چند فقرے بھی دین گے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی جو پہلے لکھتے ہین وہ پیچھے بھولجاتے ہین دیانند صاحب جو حفاظت ذاتی کے لئے جنگ کرانے کو چوری کا عوض چوری سے تشبیہ دیتے ہین

خود جہاد کی تعلیم دیتے ہین اور بجا بجا اپنے کتب مین لکھتے جاتے ہین کہ "جنگ اور مہادھن (دولت عظیم) مترادف ہین چونکہ جنگ سے بیشمار دولت حاصل ہوتی ہے اس لئے اس کا نام مہا دھن ہے جنگ کے بغیر اعلیٰ عزت اور دولت کثیر حاصل نہین ہوسکتی"۔ ایک جگہ دیانند لکھتا ہے کہ صفحہ ۵۹۲ سوال ۵۴ "جو جنگ کا کام دیتا ہے وہ امن مین خلل انداز ہوتا ہے" پھر آپ ہی جنگ کو اعلےٰ عزت اور دولت کثیر حاصل کرنے کا گر بتاتا ہے اور اپنی کتاب کے چھٹے باب مین خطرناک جنگون کی تعلیم دیتا ہے اور لطف یہ کہ قرآن کریم نے تو اُن سے لڑنے کا حکم دیا ہے جو مسلمان سے لڑنے مین پیش دستی کرین لیکن پنڈت جی صاحب لڑائی کو اعلےٰ عزت اور دولت کثیر حاصل کرنے کا ذریعہ بتا کر اپنے پیرون مین جنگی سپیرٹ پیدا کر کے امن عالم مین خلل اندازی کرنا چاہتا ہے۔ ایسے وقت مین جب کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اور بھارت نواسی امن وامان کی زندگی بسر کر رہی ہین جو ویدک زمانہ سے آجتک ان کے آبا و اجداد کو کبھی نصیب نہ ہوئی تھی لڑائی کے لئے ایسی ترغیبی الفاظ لکھنا ایک خطرناک بات ہے۔

(۳۷) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (نساء ۶) یعنی ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ تعالیٰ ظلم نہین کرتا اگر ہووے نیکی تو بڑھا دیگا اسکو اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کریگا" اس آیت کریمہ پر پنڈت دیانند کا یہ اعتراض ہے اگر ذرہ بھر بے انصافی خدا نہین کرتا تو نیکی کا ثواب دوگنا کیون دیتا ہے"۔ سوامی جی ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہین کہ گناہون کا معاف کرنا بھی ظلم ہے۔ خوب سوامی جی کا پیش کردہ پرمیشور کوئی گناہ نہین معاف کرسکتا خواہ کوئی کتنا ہی ہائے ہائے پکار کرے اور نہ ہی کسی شخص کو اُس سے زیادہ دے سکتا ہے جسکا وہ دراصل مستحق ہو۔ کیونکہ اُسکی خلاف ورزی سے بقول دیانند پرمیشور ظلم کرتا ہے سوامی نے خداتعالیٰ مین اگر کوئی وصف مانا ہے تو صرف کورا انصاف ہے اور اسکے سوا جتنی اوصاف حمیدہ ہین گویا اُن سب سے پرمیشور عاری ہے کیونکہ پھر دیانندی عقائد کے بموجب انصاف نہین ہوسکتا دیانند کا ایشور رحم کا نام نہین جانتا

کیونکہ ایسا کرنے سے وہ منصف نہین رہتا۔ اسلام کے پیش کردہ خدا مین جو بڑا عیب آریہ سماج کے بانی نے ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو غفور رحیم بیان کیا ہے پنڈت جی کا حساب اگر انصاف پر بہت زور دیتے ہین مگر آپ کو یہ بھی معلوم نہین کہ انصاف کسے کہتے ہین کسی کو حق سے کم دینا یا مناسب حد سے زیادہ سزا دینا اسکا نام بے انصافی ہے حق سے زیادہ دینا یا سزا مین تخفیف کردینا یا بالکل سزا نہ دینا بے انصافی نہین۔

(۴) وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهٗ - النحل - ۲۷) یعنی مقرر کرتے ہین (کافر لوگ) اللہ کے لئے بیٹیان" اسپر نکتہ چینی کس غرض سے سوامی جی لکھتے ہین " اللہ بیٹیون سے کیا کریگا؟ بیٹیان تو کسی آدمی کو چاہئین ؟ بیٹے کیون نہین مقرر کئے جاتے اور بیٹیان مقرر کیجاتی ہین اسکا کیا باعث ہے بتلایئے" ناظرین کیا ایسی عبارت کسی عقلمند کے قلم سے نکل سکتی ہے؟ کیا اس اعتراض کو اصل آیت سے بھی کوئی تعلق ہے ؟ ہم نہین سمجھتے کہ سوامی جی نے یہ سوالات مسلمانون سے کیون کئے ہین ؟ قرآن کریم کی عبارت سے تو صاف ظاہر ہے کہ مشرک لوگ اللہ کے لئے بیٹیان مقرر کرتے ہین پھر مسلمان پر جو سوالات سوامی جی کرتے ہین اُن کو پڑھکر یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ بقائمی ہوش و حواس یہ الفاظ تحریر نہین کئے گئے۔ بیٹیان تو مشرک مقرر کرتے ہین یہ سوالات مشرکین سے پوچھنے چاہیئے تھے مگر سوامی جی مسلمانون سے یہ سوالات کرکے ناظرین کو حیرت مین ڈالتے ہین اور اپنی عقلمندی ظاہر کرتے ہین۔

یہ اقتباسات دیانند کے اُن اعتراضون مین سے ہین جو اُسنے قرآن کریم پر کئے ہین اور اُن سے بخوبی اوس کے عام طرز اعتراضات پر روشنی پڑتی ہے اور یہ بتلانے کے لئے کہ وہ اسلام کو کس نظر سے دیکھتا تھا صرف ذیل کا ہی ایک فقرہ کافی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:- "بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا ایسا پیغمبر جہان مین ایسے جنگ و جدل کرانے اور امن عامہ مین رخنہ انداز بنکر لوگون کو تکلیف دینے کے لئے کہان سے آگئے ؟ اگر ایسے مذہب دنیا مین جاری نہوتے تو ساری دنیا شادان و فرحان رہتی" صفحہ ۱۶ سوال ۷۹

جب بانی سماج کی اسلام اور مسلمانون کی نسبت یہ رائے ہو تو آریہ سماجیون کا مسلمانون کو نفرت کی نظر سے دیکھنا کوئی تعجب کا مقام نہین پنڈت دیانند حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے مقدس صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو خطاب دیتا ہے اُن سے اس شخص کے اندرونی خیالات کا بخوبی پتہ لگتا ہے اور وہ ذیل مین دیئے جاتے ہین "جاہل" صفحہ ۶۰۴ - ۹۷ "محدود العقل" صفحہ ۶۰۵ - ۹۹ "بے عقل بھوکرے" صفحہ ۶۰۷ - ۱۰۱ "وحشی لوگ" صفحہ ۶۰۹ - ۱۰۵ "شہوت پرست" صفحہ ۶۱۸ - ۱۲۷ وغیرہ پنڈت موصوف قرآن کریم کے ماننے والون کا نام "عقل کے اندھے" رکھتا ہے صفحہ ۶۱۸ - ۱۲۷ - اور مسلمانون کو صفحہ ۶۳۱ - ۱۴۶ مین "وحشی" کے لقب سے یاد کرتا ہے پھر صفحہ ۶۳۲ - ۱۵۰ مین قرآن مجید کی نسبت لکھتا ہے کہ یہ ارتکاب خلاف وضع فطرت کی تعلیم دیتا ہے اسکا جواب ہم سوائے اسکے اور کیا دین کہ لَعْنَةُ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن اور ملاحظہ ہو کہ آریون کا بڑا مصلح محقق سوامی اہل اسلام کو کن لوگون سے تشبیہ دیتا ہے اور کس نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے صفحہ ۳۳۴ سوال ۵ مین کھانے کی چھوت کی حمایت کرتے ہوئے لکھتا ہے "مسلمان چنڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہین پھر ان کی ترقی کیون نہین ہوتی" یہان پر بانی آریہ سماج مسلمانون کو کمال عنایت سے "چنڈال" لوگون کے ساتھ شامل کرتا ہے۔

پنڈت دیانند ہندوؤن کا مصلح ہو تو ہو لیکن ہندوؤن کے پڑوسی یعنی مسلمان اور عیسائی اوس کے کسی طرح مشکور نہین ہو سکتے کیونکہ اُسنے بجائے اُس کے کہ ہندو مسلمان کے تعلقات کو اچھا کرتا کاریون اور نفرت کا بیج بو کر فریقین مین ایک اور حد فاصل قایم کر دی ہے سناتن دھرمی ہندو اس نئے مصلح کی جماعت سے کہین بڑھ چڑھ کر امن پسند ہین دیانند نے اسلام کو نہایت بُرے طور سے مروڑ تروڑ کر پیش کیا ہے جسکا ایک یہ نتیجہ ہے کہ آج آریون کا بچہ اور بوڑہا ہر ایک مسلمانون کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اُن کے بزرگون کی تحقیر کرتا ہے سماجیون نے اعتراض اور نکتہ چینی کا بعینہ وہی طرز اختیار کیا ہے جسکا اُن کے پیشوا نے نمونہ دکھایا تھا اور اسمین وہ معذور بھی ہین کیونکہ شاگرد آخر اُستاد کا ظل ہوتا ہے گروجی کے نقش قدم پر چلنے کا

اب یہ نتیجہ ہوا ہے کہ آریہ سماج کا تمام لٹریچر اسلام اور دوسرے مذاہب کی بیہودہ نکتہ چینی سے
پُر ہے اور اسکے ذمہ وار خود پنڈت دیانند اور اُنکی ستیارتھ پرکاش ہے کیونکہ محض اس کتاب کے
نمونہ نے دیانندی احباب کا مذاق خراب اور طرز گندہ کر دیا ہے اگر ویدک میگزین کے مضمون
نگار صاحب کو یہ شکایات ہین کہ آریہ قوم لوگون کی عیب شماری مین حد سے بڑھ گئی ہے اور ان
مین وہی مقرر کامیاب سمجھا جاتا ہے جو دوسرے مذاہب کے مقدس اصولون پر مضحکہ اُڑانے مین
کمال رکھتا ہو۔ اور اُن کے بہترین مصنّف عوام کے ادنیٰ جذبات کو سیر کرنے کی خاطر تہذیب سے
گرتے جاتے ہین وغیرہ وغیرہ تو ان سب خرابیون کا ذمہ وار سوائے مصنف ستیارتھ پرکاش کے
اور کوئی نہین ہو سکتا اور ہمین تو یہ بھی یقین ہے کہ اگر سوامی مذکور اب زندہ ہوتے تو ان حالات کو
بُری نظر سے دیکھنے کے بجائے اپنے وفادار چیلون کا ضرور اور حوصلہ بڑھاتے اس کے ثبوت کے
لئے دیانندجی کے وہ خطوط کافی ہین جو گروکل میگزین مین شائع ہوئے ہین اور جنکے دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ دیانند کے چیلون نے اُن کی حین حیات مین ہی اپنے گرو کے نمونہ پر چلنا شروع
کر دیا تھا۔ اور پنڈت مذکور نے بھی ایسے لوگون کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی تھی چنانچہ سوامی
مذکور کی زندگی یعنی ۱۸۸۰ء مین جسکے تین سال بعد وہ مر گئے منشی اندرمن نام ایک دیانندی
نے جو مرادآباد کے آریہ سماج کا پریزیڈنٹ تھا چند ایک ایسی کتابین شائع کین جنمین اسلام پر
نہایت ہی فحش حملے کئے گئے تھے جب یہ معاملہ سرکار کے نوٹس مین آیا تو جیسا کہ دیانندجی نے اپنے
خطوط مین لکھا ہے "افسران ضلع کے ذریعہ سے تحقیقات ہوئی اور منشی اندرمن پر پانسو روپیہ جرمانہ ہوا
اور اُس کی تمام کتب کی ضبطی کا حکم ہو گیا" سرکار کا یہ فیصلہ پنڈت مذکور کو غیر منصفانہ معلوم ہوا جو
اور اُسنے منشی مذکور کی امداد کا جو انتظام کیا وہ ذیل کی عبارت سے واضح ہو سکتا ہے وہ مسٹر مولا
ایم۔اے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو ایک خط مین لکھا ہے "اندرمن کے لئے تین سو روپیہ یہان چندہ
ہو چکا ہے اس مقدمہ کے متعلق جو کاغذات ہین وہ ہم نے سب آپکے پاس بھیجدیئے ہین بھرپانی
کرکے پورے غور و غوض کے بعد اپیل کے وجوہات تیار کرین کیونکہ ہمارا ارادہ اس کو بڑے بڑے

لوگون کے پاس بھیجنے کا ہے اس مقدمہ کی اپیل کے اخراجات کیلئے ۱۵۰۰ روپیہ پنجاب سے اور ۱۵۰۰ دوسرے صوبجات سے چندہ ہونا چاہیے بہتر ہو کہ آپ پنجاب سے ۱۵۰۰ روپیہ جمع کرنیکا انتظام کرین" اسیطرح دیانند جی کی تعلیم نے اُنکی حین حیات مین ہی بارور ہونا شروع کر دیا تھا اور اُنکی موت کے زمانہ سے ابتک برابر آریہ سماجی اپنے گرو کے قدم بقدم چل رہے ہین اگرچہ گورنمنٹ عالیہ بھی اکثر اسباب پر مجبور ہوئی ہے کہ سماجی اپدیشکون کو غیر مذاہب پر بیہودہ اور غیر مہذب حملے کرنے سے روکے اور بعض اوقات سماجی لکچرارون کو افسران ضلع نے اپنے علاقہ مین لکچر دینے کی ممانعت بھی کی ہے بلکہ بعض جگہ تو سرکار نے زیادہ جوشیلے سماجیون سے حفظ امن کے مچلکات لئے ہین مثلاً حسب تحریر پرکاش ۱۹ / جون ۱۹۰۶ء پنڈت ہری سنگھ دہلوی کو زیر دفعہ ۱۰۸ ایکسال کیلئے سو روپیہ کا مچلکہ اور ۵۰ ۵۰ کے دو قطعہ ضمانت داخل کرنیکا حکم ملا ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء کو لوگند رپال کو بٹالہ مین لکچر دینے سے روک دیا گیا۔ مسافر آگرہ کے اڈیٹر کو فحش گوئی کیلئے سزا دی گئی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سرکار کی یہ تمام کوششین بیفائدہ ثابت ہوئی ہین لوجسطرح دیانند جی نے اندرمن کے مقدمہ مین سرکار کو غیر منصف سمجھا تھا اسیطرح آریہ سماج نے گرو کی مثال پر عمل کر کے ہمیشہ حکام کے اس فعل پر نکتہ چینی کی ہے اور ایسے اپدیشکون کو جو اکثر قانون کی زد مین آچکے ہین برابر اپنے عہدون پر بحال رکھا ہے اور اُن کے جرم کا کبھی اعتراف نہین کیا بلکہ بعض تیز طبع آریہ تو حد سے بڑھ گئے مثلاً لوگندرپال کا لکچر بٹالہ مین بند کئے جانے پر آریہ اخبار پرکاش کا تیز طبع اڈیٹر لکھتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بٹالہ پر نالش کیجائے اور لوگندرپال کو پھر لکچر دینے کی تحریک کرتا رہا تاکہ وہ ضرور خلاف ورزی احکام سرکار مین گرفتار ہو اور مقدمہ چلے (پرکاش جلد ۷ ۱۹۰۶ء) اگر اب بھی آریہ سماجی ویدک میگزین کے مضمون نگار کی شریفانہ نصیحت پر عمل کرین تو ہم اسکو انکی خوش قسمتی سمجھینگے لیکن دیانندی مہاشون کی طرف سے ہمین سوائے مایوسی کے اور کچھ امید نہین کیونکہ مذکورہ بالا آریہ بھائی کی قابل قدر نصیحت سے فائدہ اٹھانیکے بجائے بعض لوگون نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے گو آریہ سماجی کسیکی نصیحت سے فائدہ اُٹھائین یا نہ اُٹھائین لیکن ہم بڑے وثوق اور یقین سے کہے دیتے ہین کہ جبتک دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش کا وجود ہے اسوقت تک آریہ سماج سے ان برائیون کا دور ہونا ہرگز ممکن نہین اور اگر کوئی سماج کا بھی خواہ دل سے یہ چاہتا ہے کہ غیر آریہ مذاہب کو گالیان دینے کی قبیح اور مذموم عادت کا خاتمہ ہو جائے تو ستیارتھ پرکاش کی ترمیم کرے (کیونکہ دیانند جی کے مرنیکے بعد بھی تو ستیارتھ پرکاش کا بہت سا حصہ ترمیم کیا جا چکا ہے) اسمین سے ایسے حصے خارج کر دینے چاہئین جنکے پڑھنے سے آریہ پرشون کے دلون

زہریلا اثر ہوتا ہے اور جبتک ستیارتھ پرکاش کی اصلاح نہو گی اُسوقت تک ممکن ہی نہین کہ اس خاردار درخت
کی بیخکنی ہو سکے جو آریہ سماج کی زمین مین ہر طرف پھیلگیا ہے اور جسکے تیز کانٹے اب خود آریون کے اپنے پاؤن مین
چبھنے شروع ہو گئے ہین۔

پھر ایسی کتاب کو طلباء کے ہاتھون مین دیدینا خصوصًا زیادہ خطرناک ہے اس سے اُنکے دلونمین نہ صرف اسلام اور دوسرے
مذاہب کی نسبت تعصب پیدا ہوگا بلکہ اُنکے دلون کی زرخیز زمین مین ایک ایسے رنگ کا بیج بویا جائیگا ستیارتھ پرکاش کی
بدترین تعلیم مسلمانون اور دوسرے لوگونسے نفرت دلانا ہی نہین بلکہ ہمارے خیال مین اس کتاب کا سب سے خطرناک حصہ وہی ہے
جسمین عیسائیت پر بحث کیگئی ہے عیسائیت کے متعلق جو سمولاس ہے اسمین بعض ایسے فقرات ہین جنکو طالب علمونکی
نظر سے پوشیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ اپنی اس مقدس کتاب مین یہ عبارتین پڑھکر وہ سرکار کی وفادار اور جان نثار رعایا
نہین رہ سکتی دیانند نے بعض عبارتین ایسی لکھی ہین کہ ظاہرًا تو عیسائیت پر اعتراض ہے مگر دراصل اُن سے
عیسائیون یا عیسائی مشنریون کا کوئی تعلق نہین بلکہ گورنمنٹ عالیہ پر چوٹ ہے ہم اپنے آریہ دوستون ہی سے
پوچھتے ہین کہ دیانند جی کی لکھی ہوئی عبارت ہائے ذیل کو پڑھکر آریہ طالب علمونکے دلون پر کیا اثر ہوگا۔

(۱) صفحہ ۵۵۰ سوال ۷۶ مین دیانندجی لکھتے ہین "اسی وجہ سے تو عیسائیونکی بہت طرفداری کرتے ہین اگر کوئی گورا
کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کرکے عمومًا مجرم کو بیقصور ٹھیرا کر دیا جاتا ہی ایسا ہی یسوع کی بہشت مین بھی انصاف ہوتا ہوگا"
مندرجہ بالا الفاظ صریحًا سرکار عالیہ کی نسبت معلوم ہوتے ہین اور انکے پڑھنے سے لامحالہ ایک نوعمر و ناتجربہ کار آریہ کے دلپر جو اثر
ہوگا وہ یہ ہے کہ حکومت انگلشیہ ظالم ہے چونکہ آریہ سماج کا بانی ستیارتھ پرکاش کا مصنف گورنمنٹ اور عیسائیونکو ایک ہی
سمجھتا ہے اسلیئے ستیارتھ پرکاش کے معتقدین کے دلونمین جو نفرت عیسائیون سے پیدا ہوگی وہی گورنمنٹ عالیہ
کی طرف سے ہوگئی سچی بات یہی ہے بر واقعات بہی ہے کہ اس تحریر سے پہلے کالے اور گورے کی تفریق کا جھگڑا کسی ہندوستانی
مذہبی تحریر مین نہین پایا جاتا اس جھگڑے کے شائع کرنے کے بانی آریہ سماج کے بانی اور اُسکے پیرو ہی ہین جنکے باعث
اس تفریق نے بڑی اشاعت حاصل کی۔

(۲) صفحہ ۵۴۹ سوال ۱۳۳ مین ایک نوجوان آریہ کی نظر اپنے پیارے گرو اور مذہبی پیشوا کے لکھے ہوئے الفاظ پر
پڑیگی جنکو ذیل مین درج کیا جاتا ہے اور جسمین ہندو مصلح یعنی دیانند کا خیال اسپر مزید روشنی ڈالتی ہے اور وہ یہ ہین

"وہ تب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والونکے مال پر ایسے جھکتے ہین کہ جسطرح پیاسا پانی پر بھوکا اناج پر۔"

یہان پر پھر کھلم کھلا موجودہ فرمانرواون کی طرف اشارہ ہے اگر کوئی کہے کہ عیسائی مشنریونسے مراد ہوگی تو ہم یہ پوچھتے ہین کہ عیسائی مشنری غیر ممالک مین بلا شبہ جاتے تو ہین لیکن اُنکی نسبت یہ کون کہہ سکتا ہے کہ "وہ غیر ملک والونکے مال پر ایسا جھکتے ہین جسطرح پیاسا پانی پر بھوکا اناج پر" اسمین قطعاً کلام ہی نہین کہ مذکورہ بالا الفاظ مین اہل برطانیہ ہی کو "غیر ملک والون" یعنی آریہ ورت کے سپوتون کے مال پر پیاسے اور بھوکے کیطرح جھکنے والے ظاہر کیا گیا ہے یہی الفاظ ہین جو آجکل کے "محبان وطن" کی زبانسے بڑی شد و مد کیساتھ نکل رہے ہین اور یہی بڑی شکایت ہے جو پولٹیکل اخبارات مین آئے دن شائع ہوتی رہتی ہے کہ گورنمنٹ ہندوستانسے برابر روپیہ کھینچ رہی ہے اور اہل ہند کو اُنکے مال و دولت سے محروم کر رہی ہے کیسے افسوس کا مقام ہے کہ آریون کی مذہبی پستک نو عمر طلبا مین سرکار انگریزی کی پُر انصاف و بابرکت حکومت کے متعلق ایسے خطرناک خیالات پھیلا رہی ہے ایک خاص قوم کو جنکو وہ مصلحتاً عیسائی کہکر پکارتا ہے سوامی دیانند جی کو اسقدر نفرت تھی کہ وہ خواہ مخواہ اُسکا ذکر بھی لے بیٹھتے ہین جہان کوئی موقعہ ہی نہین ہوتا مثلاً سوال ۵۴ صفحہ ۵۳۹ پر لکھا ہے "جب عیسائیون کا خدا بھی بیلون کی قربانی لیتا ہے تو اُسکے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیون نہ بھرین؟ اور دنیا کو نقصان کیون نہ پہونچائین" دنیا کو نقصان پہنچانے کی تفسیر دیانند جی نے خود دوسری جگہہ کردی ہے اور وہ یہی ہے کہ غیر ملک والون کے مال پر اسطرح جھکتے ہین جسطرح پیاسا پانی پر اور بھوکا اناج "پر" اور صاف ظاہر ہے کہ ہر دو مقام پر ایک ہی قوم کے لوگون سے مراد ہے دیانند جی نے اس صفحہ پر عیسائیون سے نفرت کرنیکا ایک اور سبب بھی بتلایا ہے اور وہ یہ کہ بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ بھرتے ہین دیانند جی کو مسلمانون سے جو نفرت تھی اُسکا ایک سبب یہ بیل گائے بھی ہے اسی وجہ سے وہ اہل اسلام کو بہ نظر تلطف "چنڈال" اور "وحشی" کے نامون سے پکارتے ہین

ستیارتھ پرکاش مین صرف یہی ایک نقصان دہ تعلیم نہین کہ سرکار انگریزی کو غیر منصف ضرر رسان اور آریہ ورت کی دولت پر اسطرح جھکنے والی ظاہر کیا ہے جسطرح پیاسا پانی پر اور بھوکا اناج پر گرتا ہے بلکہ پولٹیکل پہلو سے دیکھا جائے تو اُس سے بھی کہین زیادہ خطرناک سبق درج کیے گئے ہین جنکا مطالعہ

آریہ نوجوانون کیلئے کسی صورت مین مناسب ہنین آپ ہی غور کرین جن ہندو نوجوانون کو پہلے یہ پڑہایا گیا ہو کہ سرکار انگریزی غیر منصف نقصان دہ کالے گورون مین رو و رعایت رکھنے والی اور حریص ہے اُنپر ذیل کی ستیارتھ پرکاش کی عبارتون کا کیا اثر ہوگا۔

(۱) کھتری (چھتری) کو واجب ہے کہ فاضل تر برہمن کی مانند عالم اور نیک تربیت سے بہرہ ور ہوکر تمام سلطنت کی حفاظت داد گستری سے ٹھیک ٹھیک تدبیر کرے (صفحہ ۱۵۷ سملاس ۶)

(۲) جاہل بیوقوف۔ ویدون کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائین اُن کو کبھی تسلیم نکرنا چاہئے (صفحہ ۱۶۳)

(۳) جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک مین پیدا ہوئے ہون وید وغیرہ شاسترون کے جاننے والے اور بہادر ہون ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دہارمک وزیر مقرر کرنے چاہئین (صفحہ ۱۶۶)

(۴) جو شخص وید کی اور عابد لوگون کی تصنیف شدہ کتابون کی جو وید کے مطابق ہون تحقیر کرتا ہے اس وید کی مذمت کرنیوالے منکر کو ذات۔ پنگت (یکجا کھانے والون کی جماعت) **اور ملک سی نکالدینا چاہیے** صفحہ ۱۴۲

(۵) رگوید یجروید سام وید کے عالم اگر تین شخص رکن انجمن ہوکر آئین باندھین تو اُس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول کوئی شخص نہ کرے (صفحہ ۱۶۳-۱۲-

(۶) برہموؤن کی نسبت لکھا ہے۔ "اُن لوگون مین اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے عیسائیون کے چلن بہت سے اختیار کئے ہین ...... اپنے ملک کی تعریف یا بزرگون کی بڑائی کرنی تو دور رہی اُس کے عوض مین پیٹ بھر کر مذمت کرتے ہین لکچرون مین عیسائی وغیرہ انگریزون کی تعریف دل کھولکر کرتے ہین صفحہ ۴۲۱ سوال ۱۰۵- ایسمین انگریزون کی تعریف کرنے پر بُرا منایا ہے اور محض اسیتو سے انہین اپنے ملک کا ہمدرد نہین مانا۔

(۷) یورپین (انگریزی حکام) کی نسبت لکھا ہے۔ "اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتون کی جسقدر توقیر و تعظیم کرتے ہین اتنی غیر ملک کے باشندونکی نہین کرتے" صفحہ ۴۲۳ سوال ۱۰۵- کیسا نفرت انگیز پیرایہ ہے۔

(۸) کسی پُرانی سرداری اور پنکھے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "اگر یہ دونون چیزین آجتک بنی رہتین تو یورپین لوگ اتنے مغرور نہو جاتے" صفحہ ۴۳۲- ۲۹-

(۹) "مہا بھارت تک چکرورتی یعنی روئے زمین کے راجا آریہ کُل مین ہی ہوئے تھے اب اُن کی اولاد اپنی بدقسمتی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والون کے پانوون تلے دب رہی ہے" ص ۳۱۳ - ۴

(۱۰) "جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک مین آکر گائے وغیرہ جانورون کے مارنے والے شرابخور حکمران ہوئے ہین تب سے برابر آریون کا دُکھ بڑھتا جاتا ہے" ص ۳۶۶ - ۲۲۔

(۱۱) "آریہ ورت مین غیر ملک والون کے راجا ہونے کے باعث پھوٹ ..... بُرے کام ہین جب آپس مین بھائی بھائی لڑتے ہین تب ہی تیسرا غیر ملک والا آکر پنچ بن بیٹھتا ہے" ص ۳۴۴ - ۳۰۵ - ۱۹

(۱۲) "اگر غیر ملک والے اُن کے ملک مین تجارت یا حکومت کرین تو بجز افلاس اور دُکھ کے دوسرا کچھ بھی نہین ہوسکتا" ص ۳۰۲ - ۱۱

(۱۳) "آریہ ورت ملک سے علاوہ جو ملک ہین وے "دسیو دیش" اور ملیچھ دیش کہلاتے ہین ..... آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگون کا نام راکشش ہے ..... تمام کرہ زمین پر آریون کا راج" ص ۲۵۶ - ۴۹

(۱۴) "اب ادبار بخت آریون کی سستی غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکون مین راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ خود آریہ ورت مین بھی اسوقت آریون کا کامل آزاد خود مختار اور بے خوف راج نہین ہے جو کچھ ہے اُسے بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہین کچھ تھوڑے سے راجا خود مختار ہین جب بُرے دن آتے ہین تب ملک کے رہنے والون کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے" ص ۲۵۶ - ۴۹۔

(۱۵) "غیر ملک والون کا راج پورا آرام دہ نہین ہے" ص ۲۵۶ - ۴۹۔

مذکورہ بالا حوالجات پر ہم کسی قسم کا حاشیہ چڑھانا پسند نہین کرتے ہان یہ ضرور کہین گے کہ دیانند جی نے جیسا کہ ان عبارتون سے صاف ظاہر ہے علانیہ اُن تمام الفاظ کا وعظ کیا ہی جو آج بندے ماترم کی جے پکارنیوالے لوگون کے منہ سے نکل رہے ہین یعنی سودیشی کی بیجا حمایت مین بائیکاٹ کا جوش و خروش اور سوراج کی خواہش پس ایسی کتاب کی تعلیم نوجوان ہندوون کے دلون پر زہریلا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی ..... بخصوصاً آجکل کے پولٹیکل ایام مین جب کہ اکثر ہندو خصوصاً آریہ اخبارات سے

ہندوستان کے ہم ہین ہندوستان ہمارا" کا نعرہ بلند آواز سے مار رہے ہین اور ان کے دلون مین سوراج کے
حصول کی امنگین جوشون پر ہین ہم ذیل مین آریون کے ایک لیڈر لالہ منشی رام کے ایک خط سے جو ۲۵ جون ۱۹۰۹ع
کے سول ملٹری گزٹ مین شائع ہوا تھا چند ایسے اقتباسات پیش کرتے ہین جو سنسنی خیز ہین یہ خط دراصل
اُن اعتراضون کی تردید مین لکھا گیا تھا جو سنہ ۱۹۰۷ع کی پولیٹیکل ایجیٹیشن اور چند معزز آریون کی گرفتاری
کے وقت آریہ سماج پر ہوئے تھے اس خط مین لالہ صاحب نے مسٹر ہیرسن ڈسٹرکٹ جج الہ آباد کے ایک فیصلہ
مورخہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۲ع کا حوالہ دیا ہے جسمین جج صاحب بہادر ان چند حوالجات کا ذکر فرماتے ہین جو پنڈت
آلارام ملزم نے دیانند جی کی کتابون سے پیش کئے ہین اور عبارت فیصلہ اسطرح ہے "ایسی پیش کردہ عبارتون
کے اصل حوالے یا اُن کا ترجمہ دیا گیا ہے اور جسکو مینے اصل کتاب سے ملا کر بھی دیکھا ہے ...... ان حوالجات
کا ایک حصہ آلارام نے اپنے اس بیان کے ثبوت مین پیش کیا ہے کہ آریہ باغی ہین حوالہ ۱ مین ایک
فقرہ ہے جسکے معنی یہ ہین "ہمارے ملک مین کبھی کوئی اجنبی حاکم نہ ہونا چاہئے اور نہ ہم کو غیر ملک
والون کی رعایا ہونا چاہئے" حوالہ ۲-۳-۴-۵- مین سوراج کے لئے دعائین مانگی گئی ہین اور
حوالہ ۶ مین اس بات پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ آریہ ورت مین دیسی راج نہین ہے ......
حوالہ ۸ مین گورے آدمیون کے گورون کی رعایت کرنے اور اگر گورے کالون کو مار ڈالین
تو اُن کے بری کئے جانے وغیرہ کا ذکر ہے حوالہ ۹ اندرونی پھوٹ کو غیر ملک والون کے ملک پر
قابض ہونے کا سبب ظاہر کرتا ہے (اور یہ دعا ہے کہ) پرماتما کرپا کرے اس مہلک بیماری کو
ہم آریون مین سے نکالدے حوالہ ۱۱ مین لکھا ہے "اگر غیر ملک والے اُن کے ملک مین حکومت
یا تجارت کرین تو بجز افلاس اور دکھ کے اور کچھ نہین ہوتا" حوالہ ۱۵ مین درج ہے کہ "ان آریون کی
اولاد اب بدبختی سے غیر ملک والون کے پائون تلے دب رہی ہے" حوالہ ۱۶ مین "آریہ ورت کی آے
دن بڑہتی ہوئی تکالیف کا سبب گوشت خور شراب خور غیر ملک والون کی آمد بتلائی ہے" اور اُن کے
بعد حوالون مین "راجہ یا حاکم کے اوصاف اور گائے کشی کرنیوالون کی ہلاکت کا ذکر ہے" ہم
ان حوالجات کو دیکھکر ہمارے ناظرین سمجھ جاینگے کہ یہ عبارت قریبا وہی ہے جو ہم بھی اس مضمون مین نقل کر چکے ہین

یہ لایق جج اپنے فیصلہ مین لکھتا ہے کہ پنڈت صاحب کی غرض یہ نہین تھی کہ برٹش گورنمنٹ کو فوراً
نکالدیا جاوے ہم بھی جج کی رائے سے متفق ہین لیکن ہم ایک اور دفعہ بڑے زور سے یہ بات پیش کرتے ہین کہ یہ تحریرین
سکول اور کالج کے طلباء کیلئے نامناسب ہین اور ملک کے ان ہونہار پودونکو سیتیارتھ پرکاش کی تعلیم کی گرم ہوا سے
محفوظ رکھنا چاہیئے اگر دیانند جی کی ایسی تحریرین گروکل جیسے تعلیم گاہ مین جہان کے طلباء کو بیرونی دنیا سے کوئی
تعلق نہین پڑھی جائینگی تو یہ امید نہین کیجاسکتی کہ انکا وہانکے طالب علمونپر کوئی اچھا اثر ہوگا ا گروکل آریون کی
درسگاہ ہی جو اُس مقام پر بنائی گئی ہے جہان "ایکطرف پربت اور دوسریطرف گنگا مائی کا ٹھاٹھین مارتا ہوا
پوتر جل ہے اس درسگاہ کے متعلق ایک ہندو محب وطن لکھتا ہی کہ گروکل کے ناظم اسقدر پرانی دنیا مین
جان ڈالنے والے نہین جسقدر کہ نئے زمانے کے قاصد ہین اُنکو یقین ہے کہ آریہ ورت مین اب کوئی بڑی تبدیلی
ہونیوالی ہے اور آریہ سماج اس آنیوالے زمانہ مین ملک کی قسمت کے فیصلہ اور رہنمائی مین بڑی حصہ دار ہوگی"
سیتیارتھ پرکاش کی مفصلہ ذیل تعلیمات جو سملاس چھ مین سے لی گئی ہین اور بھی زیادہ خطرناک ہین کیونکہ انمین
مخفیہ ذرایع اور فریب و دھوکہ بازی کی تعلیم دی گئی ہے۔

(۱) جسطرح کچھوا اپنے اعضاء کو چھپا رکھتا ہے اسیطرح دشمن کی دخل یابی کر رخنہ کو پوشیدہ رکھے صفحہ ۱۷۴-۳۵
(۲) جیسے بگلا تصور باندھے ہوے مچھلی کے پکڑنے کو تاکتا رہتا ہے ویسے ضروریات کی فراہمی کے لیئے غور
کیا کرے دولت وغیرہ چیزونکو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنیکے لئے شیر کی مانند طاقت کو کام مین لاوے
اور چیتے کی مانند چھپکر دشمن کو پکڑے نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جاوے
اور بعد ازان اُنکو دھوکہ مین ڈالکر پکڑے صفحہ ۱۷۴-۳۵-
(۳) جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسیقدر تکلیف پہنچیگی اور بعد مین کرنے سے اپنی بہتری اور
فتح ضرور ہوگی تب دشمن سے میل کرکے وقت مناسب تک صبر کرے صفحہ ۱۸۱-۴۷-
کیا خوب ہے کہ جب کمزور ہون تو دوست بنے رہین جب کافی طاقت ہو تو چیتے کیطرح دشمن پر حملہ کردین
میل اور صلح صرف دکھانیکے لئے ہو جب موقعہ آئے فوراً عہد شکنی کر دیجائے ہم پوچھتے ہین کیا یہ فریب
نہین ہے کہ کمزوری کی وقت ظاہری دوست اور باطنی دشمن بنے رہین۔

ذریعہ یقین کریں تو اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا درختون کی کھالونکو کمال بے دردی سے ادھیڑ نہین دلیری
نہین کیجاویگی اور درختون کی بیجونکو کمال بے رحمی سے نشٹ نہین کیا جاویگا؟ جس سے آخر کار یہ
نتیجہ بہت جلد نکل آویگا کہ درخت ہی نایید ہوجاوینگے۔ پھر کیا ہرن کو مار کر کستوری حاصل کرنا پاپ
نہین ہے اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرکے کھانا یہان دوش ہے؟ غور تو کرو! اچھ تو سوچو! اکہ
جاندارون کو مارنا مہان پاپ اور دہرم کے خلاف مگر کستوری کے ہرن کو کستوری کے حاصل
کرنے کیلئے اور اگنی ہوتر جیسے مفید کام کے کرنیکے لئے مارنا بالکل پاپ نہین۔ کیا یہ عقل بھی داد دینے
کے قابل نہین؟ یہ تو مانا جاسکتا ہے کہ دوسری اشیار کا اگنی کنڈ مین جلانا ایسا نقصان
دہ نہین ہوسکتا (اگرچہ کسی وقت ہو بھی سکتا ہے) مگر کستوری تو بغیر ہرن کے ہلاک کرنیکے ہرن
دیتا ہی نہین ہے اور نہ کستوری کے بدون اگنی ہوتر جیسا مفید کرم ادا ہوسکتا ہے پس خیال
فرمایئے اور غور کیجئے کہ اگر اگنی ہوتر کو سارے لوگ قابل عمل در آمد یقین کرکے شروع کردین تو اسکا
نتیجہ کیا ہوگا کیا کستوری کی اشد ضرورت بیچاری کستوری کی ہرن کے واسطے ہلاکت کا عظیم الشان
ذریعہ نہ ہوگی؟ ہوگی اور بے شک ہوگی۔ لہذا یہ بتلانا ضروری ہے کہ جب گوشت کھانا محض اس لیئے
آریہ برا سمجھتے ہین کہ اس سے جانورونکو دکھ پہونچتا ہے تو کستوری کو جو کستوری کے ہرن کو ہلاک
کرکے حاصل ہوتی ہے کیون استعمال کرتے ہین اگر یہ کہا جاوے کہ کستوری کے ہرن کو ہم نہین مارتے
بلکہ جو مارتے ہین اون سے لیکر اپنے کام مین لاتے ہین۔ تو یہ بات قابل پذیرائی نہین ہوسکتی وجہ یہ کہ
گوشت خور حضرات بھی ہر روز گوشت کھانیکے لئے خود بکری اور گائے کو ذبح نہین کرتے ہین بلکہ جو
ذبح نہین کرتے ہین اُن سے آپکی طرح خرید کر استعمال کرتے ہین۔

آریہ سماج کا اصول تو یہ ہے کہ جو منو بھگوان کے حوالے سے مانس بھکشن وچار کے صفحہ ١٦
پر ایک آریہ صاحب پیش کرکے گوشت خوری سے نفرت دلاتے ہین کہ صلاح دینے والا ہتیار سے انگو کو
جدا کرنے والا۔ مارنیوالا۔ مول لینے والا بیچنے والا۔ پکانے والا۔ پروسنے والا۔ کھانیوالا۔
یہ سب آٹھ آدمی مارنیوالے مین شمار ہوتے ہین جس سے صاف اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ کستوری کو
مول لیکر اگنی کنڈ مین ہوا صاف کرنے کیلئے جلانیوالا اول درجہ کا دیانندی عقائد کے لحاظ سے

باپی ہی ایسے ہی برکشون (درختون) کے بیجون۔ پھلون۔ پھلون کو جلانیوالا بھی مہان اپرادھی ہے۔ دودھ اور گھی کا جلانیوالا بھی انہین کا بڑا بھائی ہے ✦

یس ویاسندی اصول ہی تو اگنی ہوتر کا فعل بہت بڑا گناہ اور نامعقولیت کا فعل ہے نہ معلوم مسٹر ڈکی صاحب کو کیسے یہہ اچھا نظر آ گیا۔ کیا آگ مین کھانے پینے کی چیزین جو اعلیٰ درجہ کی ہماری نزدیک مقوی غذا مین جلانا انسانیت کی دلیل ہے یا عقلمندی کا خاکہ اڑانے پر دال ہے؟ کوئی عقلمند اسبات پر راضی نہین ہو سکتا کہ کھانے پینے کی اشیا کیساتھ جاہلانہ سلوک کر کے خوبی اور بہتری کی شیخی بگھاری جاوے آج تک تو ہم یہہ ملاحظہ کرتے ہین کہ وبائی امراض کے دور کرنیکا ذریعہ یا گندگی کے اثر کو روکنے کا پکا علاج بدبودار چیزین ہین جیسے کہ فینائل۔ کول تار۔ نفتھالین۔ تارپین۔ مٹی کا تیل وغیرہ چنانچہ انہین کے ذریعہ صفائی کیجاتی ہی تارپین کے ذریعہ کیڑے ہلاک کیئے جاتے ہین مٹی کے تیل کے ذریعہ مچھر وغیرہ ہلاک کیئے جاتے ہین۔ کول تار۔ پنجانون مین لگایا جاتا ہے۔ فینائل کے ذریعہ مکانات اور گندی موریون اور نالیون کو صاف کیا جاتا ہی نفتھالین اور کافور۔ گرم کپڑون کے کیڑون کیواسطے مفید ہے۔ اور ان سے اکثر فوائد ہوتے ہین۔ آریون نے اس مفید کام کی بالمقابل یہہ نامعقول حرکت سوچی کہ خوردنی اشیار کا ناش کیا جاوے۔ اور لطف یہہ کہ اس قبیح فعل کو بیماریون کی دور ہونیکا ذریعہ یقین کیا۔ اسلیئے یہہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر اس فعل پر عمل درآمد کیا جاوے تو بہت جلد امراض دور ہو جائینگے۔ اب غور طلب امر یہہ ہی کہ کیا اگنی ہوتر سے آریہ سماج کے اصول کے لحاظ سے فائدہ پہونچسکتا ہے یا کہ نہین تو آریہ سماج کی اصول یہہ ظاہر کرتے ہین کہ ہرگز ہرگز نہین وجہ یہہ کہ دنیا مین بیماریون کا دورورہ پچھلے جنم کے برے اعمالون سے باعث ہوتا ہی چنانچہ اسی لیئے آریہ مہاشونے تناسخ جیسا نامعقول اور لائق نفرین مسئلہ گھڑ لیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اگر اگنی ہوتر کی حرکت سچ اور درست ہے تو تناسخ باطل اور اگر تناسخ صحیح اور درست ہی تو اگنی ہوتر کا فعل محض فضول اور بالکل بے سود ہی جب پچھلے جنم کے بری اعمال کا بدلا ملنا ضروری اور لابدی ہے تو اگنی ہوتر کے فعل سے کیا بنتا ہے۔ ہان یہہ کہنا ضروری تھا کہ برے اعمال سے اجتناب کرنا ہی وبائی امراض کے دور ہونیکا اعلیٰ ذریعہ ہی تو بات بھی تھی۔ مگر اس صورت مین آریہ اصول کے لحاظ سے انسانونکا

گذارہ چلنا مشکل ہوجاتا ہے وجہ یہہ کہ پرمیشر تو آریہ سماج نے ایسا پیش کیا ہی کہ جو ایک ذرہ اپنی قدرت اور طاقت سی پیدا نہین کرسکتا اور نہ بغیر کسی کی اعمال نیک و بد کے کسیکو کچھ نفع یا نقصان پہونچا سکتا ہی۔ اگر کسی کو دودھ مِل رہا ہی تو اسکا باعث یہہ ہی کہ اوسکے بھائی بندا آریہ مہاشے نے اوسپر یہہ مہربانی پہلے سی کی ہے کہ بُرے اعمال کرکے گائ بن گیا ہی اسطرح گھوڑے اناج پانی وغیرہ کا خیال کر لیجیے کہ جس سی یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ انسان نیک ہوکر بھی بغیر بدون کی مہربانی یعنی اونکی بدکرداری کے فائدہ نہین حاصل کرسکتا۔

آج تک تو آریہ مہاشے یہہ سُناتے رہے ہے کہ لنگڑے لولے کانے گنجے اندھے اور بیمار پچھلے جنم کی بدعملیون کیوجہ سی ہوئے ہین اور وبائی امراض کی اصلی وجہ پچھلے جنم کی کرتوتین ہین مگر مسٹر ڈکی نے آریہ بنتے ہی آریہ سماج کے اس اصول کا بیڑا غرق کرنا شروع کر دیا جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اونکو آریونکی کتابون اور اُن کی اصولون سے واقفیت نہین ہی اسلیئے ایسے باتین کرتے ہین کہ جس سے آریہ سماج کے اصولون پر ہی کلھاڑا پڑتا ہے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ مسٹر ڈکی نے اگنی ہوتر کے مسئلہ کو قابل عمل در آمد سمجھتے ہین آریہ سماج کے اصولون کو نظر انداز کر دیا ہے۔ وجہ یہہ کہ آریہ سماج کے اصولون کے لحاظ سی تو اگنی ہوتر ایک لغو اور لایعنی حرکت ثابت ہوتی ہے جسپر اگر ضرورت ہوئی تو ہم مفصّل لکھنے کو بفضل اللہ بالکل تیار ہین ہمارے خیال مین ضروری امور پر ہم نے کافی سی زیادہ بحث کر دی اسلیئے اب اپنے مولا کریم کی حمد و ثنا کرتے ہوئے بس کرتے ہین۔

فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ہو مولانا نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الرحمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞

تمت بالخیر

”جاگو! جاگو!! بھائیو! نیند نہ کر پیار“

مسلمان بھائیو! غور تو کرو! اور سوچو تو سہی کہ اسلام اور مقدس اسلام کے ساتھ آریہ سماجی
کیا کر رہے ہین - وہ پوری طاقت اور قوت سے اسبات پر تل گئی ہین کہ تمھارے بہت سے بھائیون کو
تم سے کاٹ کر اپنا بنالین اور اُنپر اپنے جادو کا ایسا اثر کرین کہ جسکے باعث وہ تمھارے اور تمھارے
پاک دین کی اور حضرت اقدس مآب سید الورٰی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سیاہ دشمن ہوجائین - آریون کی طرف سے دن رات یہ کوشش ہو اور وہ دن رات اسی نامعقول
کام مین مشغول ہو کر اپنا روپیہ پانی کیطرح بہاوین مگر تم ہو تو کروٹ تک نہ لو اور خواب غفلت مین
کچھ ایسے سو جاؤ کہ گویا تمکو کچھ خبر ہی نہین ہے - پیارو! دنیا روزے چند آخر کار با خداوند اسلئے دنیا مین
رہکر ایسا کام کرو کہ جس سے قبول کئے جاؤ اور اپنے نیک نمونون سے وہ کام کر کے سبقت کرو کہ جس سے
تمھارے دوسرے بھائیون کو فائدہ پھونچے اور وہ تمھاری بھائی جو آج تک بھائی ہین بھائی
ہی رہین تمھارے بیری اور دشمن نہ بن جاوین - یہ سچ جانو کہ اسلام سچّا ہے اور اسلام کے پاک
پاک کلمات اور پاک عقائد بالکل سچّے ہین اسلام کے مخالف اور مخاصم اسلام پر حملے محض افترا
پردازی کی راہ سے کرتے ہین اور طرح طرح کے بہتان باندھتے ہین عوام ان کے بھرون مین آجاتے
ہین محض اسلئے کہ وہ آریہ سماج کے اصولون سے واقف نہین ہوتے - اسلئے تمھارا یہ فرض ہے کہ تم
کوشش کر کے ایسی کتابون رسالون کا اچھا خاصہ مطالعہ کرو کہ جس سے تم ایک تو اسلام کے پاک
اصولون سے واقف ہو اور دوسرے آریہ سماج کے گندے اور ناپاک عقیدے کا تمکو علم ہو جائے -
اسطرح امید ہے کہ تم بہت سا فائدہ حاصل کر سکو گے اور بہت سے اپنے بھائیون کو فائدہ پھونچا سکو گے
بس اے پیارے بھائیو! ہوشیار ہو جاؤ اور غفلت کو چھوڑ کر بالکل مردانہ وار آریون کے اوس حملہ کو
دفع کرو کہ جو وہ تمپر کر کے تمھارے بھائیون کو تمھارا اور اسلام کا دشمن بنانا چاہتے ہین - ہمنے
تمھاری اس ضرورت کو محسوس کر کے ارادہ کر لیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے رسالے تھوڑی تھوڑی
قیمت پر شائع کر کے تمکو مدد دین - سو اسکی قدر کرو اور اس سے فائدہ حاصل کر کے دوسرون کو فائدہ

یا اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ دیانند کے سرگرم پیرو جھوٹ بولنا اور فریب کرنا گناہ نہین سمجھتے چنانچہ انکی خیالات ملاحظہ فرماوین
(۱) دہرم پال بی اے نے اپنے اخبار پتندر لاہور مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کے صفحہ گیارہ پر لکھا ہے کہ "مین لالہ روشن
لال جی (جو پریزیڈنٹ آریہ سماج وچھووالی لاہور ہے) کو آریہ سماج کا بھی خواہ سمجھتا ہون وہ اگر جھوٹ بھی
لکھتے ہین تو محض سماج کی رکھپا کے لئے۔ کیونکہ انکا مقولہ ہے کہ سماج کی رکھشا کیلئے وہ جھوٹ بولنے اور چوری
کرنے کیلئے تیار ہین چنانچہ وہ اپنے اس اعتقاد کا اظہار لالہ کانشی رام جی وکیل کے مکان پر مفصلہ ذیل اصحاب کی موجودگی
مین کر چکے ہین (۱) رائے نرائن داس ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج لاہور (۲) بھگت ایشور داس ایم۔ اے پلیڈر چیف
کورٹ لاہور (۳) ڈاکٹر ہیرا لال صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور (۴) چوہدری رام بھجدت صاحب بی اے
پلیڈر لاہور (۵) ڈاکٹر بالمکند صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور (۶) ڈاکٹر دیو کی نندن صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور
(۷) لالہ دہرم چند جی بی اے پلیڈر لاہور (۸) لالہ بینی پرشاد جی بی اے پلیڈر (۹) مسٹر نند لال جی
بی اے بیرسٹر (۱۰) لالہ دھنپت رائے جی بی اے پلیڈر (۱۱) لالہ لچھمی سہائے جی مترجم چیف کورٹ (۱۲) پروفیسر
دیو دیال جی بی اے (۱۳) لالہ شبدیال جی ایم اے وغیرہ وغیرہ اگر لالہ روشن لال جی اس بات سے انکار کرین
کہ انھون نے اس مجمع کے سامنے اس مطلب کے لفظ بار بار نہین دہرائے تھے کہ وہ سماج کی خاطر جھوٹ بولنے اور چوری
کرنے کے لئے تیار ہین تو مین تحریری پرتگیا کرتا ہون کہ مین پتندر کو بند کر دونگا اور لالہ روشن لال جی کے پاؤن پر
ٹوپی رکھکر معافی مانگونگا مگر مین یقینی طور پر جانتا ہون کہ انھون نے اس قسم کے لفاظ دہرائے بلکہ حاضرین مین سے
ایک شخص کو ڈکٹیشن بھی کروا دیئے اسلئے انھون نے جو کچھ اپنی ۲۷ جولائی کی چٹھی مین لکھا ہے وہ اگرچہ تقریباً ہو بہو
ہے مگر چونکہ وہ آریہ سماج لاہور کی رکھشا کیلئے لکھا گیا ہے اسلئے وہ لالہ روشن لال جی کے سدہانت کے مطابق پاپ نہین ہے
ناظرین مندرجہ بالا تحریر آریہ سماج لاہور کے پریزیڈنٹ اور ایک گریجوایٹ بیرسٹر کے بارہ مین ہے جسپر دیانندی تعلیم
کی رنگت ایسی گہری چڑھی ہوئی ہے کہ اسپر گریجوایٹی اور بیرسٹری جیسی تہذیب اور اعلی تعلیم و سوسائٹی
بھی ذرا اثر نہین کر سکے۔ یہ تو پردہان صاحب کا حال ہے اب اس تحریر کنندہ کی اپنی اندرونی حالت کا ملاحظہ کیجئے
جو خود ایک گریجویٹ ہے اسبارہ مین سب سے مدلل اور معقول کتب "دیو سماج کا عبد الغفور اور آریہ سماج کا دہرم پال"
"دہرمپال کی خودکشی" "شدہی کی اشدہی" اور "صاعقہ ذو الجلال" قابل ملاحظہ ہین جو دفتر اخبار الحق دہلی سے

مل سکتی اور اس شخص کی مکاری اور پر از فریب چالون پر پوری پوری روشنی ڈالتی ہین تاہم بطور نمونہ چند ایک ملاحظہ فرمادین
(۲) نومبر ۱۹۰۰ء مین دہرمپال نے ایک کتاب بنام اگنی لکھی جسمین اپنے سابقہ مضمون پر بہت سی غلط بیانیان کرکے
اُنکے خلاف غلط فہمیان پھیلائی تھین اسی کتاب مین اُسنے پوشیدہ راز دارانہ کاغذات متعلقہ دیوسماج کا
اپنے قبضہ مین ہونا بیان کیا تھا چنانچہ اُسنے لکھا کہ "وہ دستخطی مضمون بجنسہ مجھ تک پہونچگیا ہے اور ایک
اور کاغذ کی معرفت لکھا کہ"........ جی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہندی مین چٹھی میرے پاس موجود ہے
مین بوقت ضرورت پیش کر سکتا ہون" ۔ اس تحریر مین اُسنے صاف طور پر ان کاغذات کا اپنے قبضہ مین ہونا
تسلیم کر لیا تھا ۔ جب دیوسماجیون نے اس کاغذ کی چوری کی رپورٹ پولس مین کی تو دہرمپال نے
اپنے بیان مین کاغذات کی موجودگی اپنے پاس دوبارہ تسلیم کی تیسری دفعہ چودہری رام بھجدت پلیڈر
کے روبرو اقبال کیا کہ کاغذات میرے پاس ہین مگر وہ اس مکان مین نہین اور مین انہین عدالت مین
پیش کرونگا اس سے دوسرے دن کوتوالی مین بھی کاغذات کی موجودگی کا اقرار کیا ۔ مگر اُسی دن یا دوسرے
دن اُس نے ایک تحریری بیان پولس مین دیا کہ منسارام یہ کاغذات ایشان پرشاد کی موجودگی
مین چھوڑ گیا اور جب اُسنے (دہرمپال نے) اگنی کتاب لکھی تب یہ چٹھی میرے پاس تھی لیکن
بعد مین وہ مجھ سے لیگیا ۔ اور ظاہر کیا کہ یہی حال اور کاغذات کا بھی ہے پھر ڈپٹی کمشنر صاحب کے
سامنے اُس نے بیان دیا کہ مین نے کبھی اصلی کاغذات حاصل نہین کئے اُسنے (منسارام نے)
وہ مجھے دکھائے اور مین نے اُن کی نقل کی اور اصل اپنے پاس رکھی ان کاغذات مین جو مصالحہ
تھا مین اُسے کام مین لایا ۔ سٹی مجسٹریٹ کے روبرو رام بھجدت نے بیان دیا کہ تلاشی کے وقت
مسروقہ کاغذات ضرور ملزم کے قبضہ مین تھے کہ اُسنے اقرار موجودگی کا کیا تھا ۔ اس عدالت مین
مزید سوالات پر دہرمپال نے کہا کہ یہ کاغذات مینے منسارام کے قبضہ مین ہی ہمیشہ رہنے دیئے ہین
اور اُسی نے ہی اسکی نقلین کی تھین مین نے اُن کی نقل نہین کی جسپر عدالت نے منسارام کی
کی ہوئی نقلون کی موجودگی کی بابت پوچھا تو دہرمپال نے جوابدیا کہ نہین مین نہین جانتا کہ وہ اب
کہان ہین ۔ عدالت نے بھی فیصلہ مین تسلیم کیا کہ ملزم کا ڈیفنس کہ اُسنے اصلی کاغذات نہین

بلکہ نقلی حاصل کیئے بالکل جھوٹا اور بناوٹی تھا۔

(۳) ناظرین نے اگر آریہ اخبار پرکاش لاہور کے گریجوایٹ اڈیٹر مسٹر کرشن بی۔ اے کے جھوٹ دیکھنے ہوں تو ۱۹۰۹ء کا اخبار تپندر دیکھیئے اور اس مہاشہ کی زیادہ سوانح عمری دیکھنی ہو تو چرنجیو کا مقدمہ بنام دہرم پال کی مسل دیکھیں جس سے آپ پر واضح ہو جایگا کہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے اب عام طور پر سماجیوں کی اندرونی حالت کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

(۴) لالہ کاشی ناتھ بی۔ اے پلیڈر رونگہ نے لکھا ہے کہ "دوسروں پر جھوٹے الزام اور اتہام گھڑنا اور ان کو بدنام کرکے گرانا آریہ سماج کے اندر ایک آرٹ (ہنر) بنگیا ہے یہ آرٹ ابتدا میں دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے کی انسٹی ٹیوشنوں کے برخلاف برتا۔ مجھے جالندھر اور لاہور ہر دولو جگہ ایک مدت تک رہکر اس آرٹ کا تجربہ ہوا ہے (تپندر ۱۰ اگست ۱۹۰۹ء)

(۵) جون ۱۹۰۶ء کے اخبار ٹریبیون میں ایک آریہ کی چٹھیاں نکلتی رہی ہیں بقول اس کے آریہ سماج کے کم سے کم ایک فریق میں کھلم کھلا اس امر کا پرچار کیا جاتا ہے کہ عشق اور لذت میں سب چالیں جائز ہیں"۔

(۶) آریہ سماج کا سرگرم ممبر اور دیانند جی کا چیلا کرپا رام عرف درشنانند اخبار تحفہ ہجنور ۲۴ جلدہ آئین اعلان کرتا ہے جس کا ایک حصہ ہدیہ ناظرین ہے کہ "موجودہ آریہ سماج میں لڑائی جھگڑا پالیسی اور وشواس گھات بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(۷) مہاشہ اچھرو رام آریہ اخبار تپندر ۱۰ اگست ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۸ پر لکھتا ہے کہ۔ بھائی بھائی سے جدا ہو رہا ہے کسی شخص کو اپنی عزت محفوظ نظر نہیں آتی غیر ذمہ دار نوجوان اپنے سے سہ چند عمر کے بزرگوں کی پگڑی اُتارنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں"۔

(۸) یہی مہاشہ اچھرو رام اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ۔ "انھوں نے اگر نوجوانوں کو کچھ سکھلایا ہے کی کوشش کی ہے تو محض جائز و ناجائز نکتہ چینی۔ خودسری۔ سینہ زوری۔ بزرگوں کی گستاخی"۔

(۹) رسالہ منشور امرتسر فروری ۱۹۰۶ء میں پنڈت رام بھجدت پلیڈر سابق پردھان آریہ سماج

لاہور کی تقریر کا خلاصہ شائع ہوا ہے آپ فرماتے ہین۔

"صاحبان آج سے چند سال پہلے (غالبًا ہندو سبھا کی قائمی سے پہلے جبکہ آپ آریہ سماج میں ٹنگ پارٹ لیتے تھے۔ ابو الفضل) میرا یہ خیال تھا کہ مسلمانون کو بحیثیت مسلمان ہونے کے نقصان پہونچاؤن اور ہندوؤنکو فائدہ لیکن رفتہ رفتہ میری طبیعت مین تبدیلی واقع ہوتی گئی" (عجب ہے کہ آریون نے آپکے چال چلن پر خطرناک حملے کئے۔ ابو الفضل) کیا مہاشہ رام بھجدت انکار کر سکتے ہین کہ قریبًا سارے سماجیون کا یہی خیال اور طرز عمل نہین کہ مسلمانون کو بحیثیت مسلمان ہونے کے نقصان پہونچایا جاوے۔ ہے اور ضرور ہے جو ہم روزمرہ دیکھ رہے ہین۔ ان چند حوالون کو دیکھکر ممکن ہے کوئی مہاشہ پکار اُٹھے کہ گو آریون مین عام طور پر مندرجہ بالا باتین پائی جاتی ہین مگر وہ اُن کی اپنی کمزوری ہے دیانندجی کی تعلیم کا نتیجہ نہین مگر یہ کہنا آریون کے اپنے لیڈر کے شاگرد رشید لیکھرام مکذب کے اصول موضوعہ کے سخت برخلاف ہے اور وہ اصول موضوعہ یہ ہے۔

(۱) جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے۔

(۲) جو چیز جہان نہین ہوتی وہ وہان سے برآمد بھی نہین ہوتی۔

اگر دیانندجی کی تعلیم مین مندرجہ بالا باتین یعنی جھوٹ۔ فریب۔ مکر وغیرہ نہین پائی جاتین تو یہ رنگ اُن کے بڑے بڑے سرگرم چیلون مین کہان سے چڑھ آتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ سب دیانند کی تعلیم کا ثمرہ ہے۔

اب ہم یہ نہین چاہتے کہ ناظرین کا زیادہ وقت اس عجیب و غریب کتاب ستیارتھ پرکاش کے اور زیادہ حوالون پر لگا دین بلکہ ہمارے خیال مین جو حوالے ہم اس مضمون مین دے چکے ہین وہی اس بات کے اظہار کے لئے کافی ہین کہ یہ ستیارتھ پرکاش کی تعلیم کا ہی اثر ہے کہ آریون کے دلون مین مسلمانون اور عیسائیون کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی ہے چونکہ آریہ سماج کے بانی نے اس نفرت کی بنیاد خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اسلئے اس کے پیرؤن نے اپنے گرو کا اس ورثہ میں

پورا پورا قبضہ کر لیا ہے اور جو گرو صاحب کا طرز تھا وہی چیلون کا ہے جیسا کہ ان کی تقریرون تحریرون اور طرز عمل سے ظاہر ہو رہا ہے اور یہ کہ دیانندجی گورنمنٹ عالیہ کو کس نظر سے دیکھتے تھے اس کے متعلق ناظرین خود رائے لگا سکتے ہین ہماری تفصیل کی ضرورت نہین دوسرے مذاہب کے مقدس بزرگون اور پاک کتابون کو گالیان دینے اور غیر ادیان کے معتقدات پر ہنسی اُڑانے کی عادت اب آریون مین ایسی جڑ پکڑ گئی ہی کہ اسکی بیخکنی محال معلوم ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بد عادت آریہ سماج کے سر کے ساتھ ہی جائے گی کیونکہ اس کا انجام سوائے فنا کے اور کچھ نہین ایک صاحب نے انہین کے متعلق فرمایا ہے ؎

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا ۔ کُتّون سا کھولنا منہ تخم نما ہی ہے۔

ستیارتھ پرکاش کو آریہ سماجی اُسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہین جس سے عیسائی اپنی بائبل کو دیکھتے ہین آریہ سماج کے ممبر اس کتاب کو کثرت سے پڑھتے اور اس کی ہدایات پر عمل کرنا کار ثواب سمجھتے ہین آریون کے مرد عورت بچے بوڑھے سب کے سب اس کتاب کو ایسی ہی مقدس سمجھکر پڑھتے ہین جیسی کہ عیسائی انجیل کی تلاوت کرتے ہین یہ کتاب ہر ایک سماجی گھرانے مین دیکھی جاتی ہے اور ہر ایک سماجی سکول مین بطور کورس پڑھائی جاتی ہے اور کوئی آریہ بمشکل ایسا ہو گا جو اس کتاب کی تعلیم سے رنگین نہ ہو یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج کا بچہ بچہ دوسرے مذاہب کی پاک کتابون اور مقدس بزرگون پر اسیطرح زبان طعن کھولتا ہے جسطرح کہ دیانندجی نے کیا تھا۔

دوسرون کو گالیان دینے کی وبا سماجیون مین ایسے خطرناک طور پر پھیلی ہوئی ہے کہ اب اس کے انسداد کی کوئی امید نہین دکھائی دیتی ہان اس مرض کی اگر کوئی دوا ہو سکتی ہی تو یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش مین سے ان زہریلے حصون کو نکال دیا جائے جنکا ہم نے اس رسالہ مین ذکر کیا ہے کیا اچھا ہو کہ آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کی ایک دفعہ اور ترمیم کرکے اسکے

اون تمام حصون کو نکال ڈالے جن کے ذریعہ سے غیر مذاہب کے ساتھ ناچاقی اور غیر ملک والون سے نفرت پیدا ہوئی ہے اور اس مصطلح شدہ کتاب کو کثرت سے ملک مین شائع کرے تاکہ پہلی اصلی کتاب نے جو زہریلا اثر پیدا کر رکھا ہے وہ زائل ہو جاوے اگر ہمارے آریہ ہموطن اس اصطلاح کے لئے تیار ہو جائین تو وہ نہ صرف عیسائیون اور مسلمانون کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہونگے بلکہ گورنمنٹ عالیہ بھی اُن کی اس کارگزاری کو پسندیدگی اور خوشی کی نظر سے دیکھیگی۔ کیونکہ محض زبانی یہ جتا دینا کہ ہم اور ہمارے آریہ اخبارات پولٹیکل تحریکات مین حصہ نہین لیتے کچھ فائدہ نہین رکھتا ورانحالیکہ خود تمہارے آریہ بھائی اس پولٹیکل تحریک کی آریون مین موجودگی کے معترف ہین۔ دیکھئے۔

مسٹر دہرم پال بی اے نے رسالہ اندر مین لکھا ہے کہ۔

ہمارے اخبارات جو کہ آریہ سماج کے راستے مین خطرناک کانٹے بکھیر رہے ہین وہ اُن کا آریہ پبلک کو بجائے ویدک دہرم کسی توجہ دلانے کے ان پالٹیکس کی تعلیم دینا ہے جو کہ کسی صورت مین بھی آریہ سماج کا مقصد نہین (ظاہرا نہین مگر اندرونی طور پر ہے۔ ابوالفضل) آج گورنمنٹ کی طرف سے آریہ سماج پر یہ دوش لگایا جا رہا ہے کہ وہ ایک پولٹیکل باڈی ہے تو یہ الزام آریہ سماج کے ان اخبارات کی موجودگی مین جنمین ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک خطرناک پالٹیکس بھرے دیکھے جاتے ہین چندان بے بنیاد نہین کہا جا سکتا۔ گو آریہ سماج کے ایسے اخبارات سے ریکارڈ سے آریہ سماج کے بارہ مین جو نتیجہ نکال رہی ہے وہ بے بنیاد نہین کہا جا سکتا تاہم موجودہ مصیبت مین گورنمنٹ کو اس قدر مطعون کرنے کے لئے تیار نہین ہین جس قدر کہ ہم اِن آریہ اخبارات کو مطعون کرین گے جنھون نے اپنے ایک خطرناک رویہ سے گورنمنٹ کو ایک موقع دیا وہ ان کے مضامین سے آریہ سماج کے بارہ مین ایک ایسی رائے قایم کرے جسکا آریہ سماج بذات خود ذمہ دار نہین ہے ہم اسبات کو چھپا نہین سکتے اور یہ بات گورنمنٹ سے پوشیدہ نہین رہ سکتی کہ ہمارے اخبارات مین بعض اوقات

ایسے خطرناک آرٹیکل نکلتے ہین جو صرف یہی نہین کہ آریہ سماج کی دہارمک بنیاد (بالکل غلط ابو الفضل) کے قطعی متضاد ہوتے ہین بلکہ اس سے بھی بڑہکر وہ اپنی کوتاہ اندیشی کے لحاظ سے ان مضامین سے کسی صورت مین بھی کم نہین ہوتے جنکو گورنمنٹ مفسدانہ قرار دینے کے لئے مستعد ہے اس قسم کے اخبارات آریہ سماج کی زندگی کے لئے کانٹون کا ایک زبردست ذخیرہ جمع کرتے چلے جارہے ہین جنکی بناپر بدیر و زود آریہ سماج پر آفت آئیگی بلکہ آرہی ہے یہ کیسی بھدی پوزیشن ہے جبکہ ہم ایسے ایک ایک اخبار کو ایک صفحہ پر تو یہ بحث کرتا دیکھتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل باڈی نہین ہے لیکن دوسرے صفحہ پر اسی اخبار کو خطرناک پالٹیکس ہاتھ ڈالا ہوا پاتے ہین ہم گورنمنٹ کو کوسنے کی وجہ نہین رکھتے جبکہ ہم اپنے ہی قلم سے اُس کے سامنے ایسا مصالحہ پیش کررہے ہین جس سے کہ وہ ہمارے بارہ مین ایسی رائے قایم کرلے جو کہ وہ اسوقت قایم کررہی ہے بجائے اس کے کہ ہم گورنمنٹ سے یہ اپیل کرین کہ وہ اپنی رائے پر نظر ثانی کرے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پریس یا اخبارات سے یہ اپیل کرین کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کرین الخ۔

یہ رائے تو ایک آرین گریجوایٹ اخبار نویس کی ہے۔ اب دیانندجی کے شاگرد رشید کی (جو عرصہ تک دیانندجی کی صحبت مین رہا اور جسپر آریہ لیڈر بڑا فخر اور ناز کیا کرتے تھے اور جو موجودہ آریہ نسل سے بڑہکر دیانند کے خیالات کو سمجھ سکتا تھا) رائے بھی ملاحظہ کیجئے یعنی دیانندجی کے پُرانے چیلے پنڈت شام کرشن جی ورما کی جن کی نسبت لیکھرام مقتول نے کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۱۳ پر لکھا کہ "اگرچہ وہ مہاراج (مراد دیانندجی سے ہے) رحلت گزیدہ عالم جاودانی ہوگئے مگر اُن کے لگائے ہوئے مبارک پودے اب گلشن شاداب کا حکم رکھتے ہین" اسی طرح دیگر آریہ اخبارات بھی اس شخص یعنی شام کرشن ورما کے گیت گاتے رہتے تھے۔ بہر حال اس شخص کی رائے موجودہ دیانندی چھوکرون سے بدرجہا قابل وقعت ہے کیونکہ اسنے دیانندجی کی تعلیم کو بڑے غور و خوض سے قبول کیا اور آج تک اپنے آپ کو اس کے

پیروؤن مین شامل سمجھتا ہے خواہ دیانندی اب اسپر کچھہ الزام لگا دین۔ بہر حال اس کی رائے ملاحظہ فرمائیے۔ وہ لکھتا ہے۔

"آریہ سماج کے بانی کی نسبت ہمارے دلمین جسقدر گہری عزت ہے اُسکا اسبات سے بھی ثبوت ملسکتا ہے کہ ہم نے چند سال ہوئے دیانند انڈین ٹریولنگ فیلوشپ کے نام سے ایک اسکیم مین اُن کی یادگار قایم کی تھی ان دلنون ہم خود جس قسم کا پولٹیکل کام کر رہے ہین اُسکی بہت کچھہ تعلیم ہمین سوامی دیانند جی سے ہی شروع شروع مین حاصل ہوئی تھی اور ہمارے خیال مین وہی پہلے شخص تھے جو انڈیا مین پولٹیکل سوشل اور مذہبی آزادی کے پیغمبر تھے وہ ایک سچے قوم پرست تھے اور ہم جوش کے ساتھ یہ یقین کرتے ہین کہ اونھون نے قومیت یا قطعی خود مختار اور چکرورتی راجیہ کا جو آدرش اپنے پیرؤن کے سامنے رکھدیا ہے اُسے وہ اپنے دل مین بخوبی جگہ دیکر ہمیشہ اوسکی ترقی کے لئے کوشش کرین گے .... یہ سچ ہے کہ سوامی دیانند مذہبی اور سوشل اصلاح کے بھی بڑے حامی تھے لیکن ہم اونکی اس قسم کے سدہار کی نسبت کچھہ نہین کہتے جس کی نسبت اختلاف رائے ہوسکتا ہے ہان جو پولٹیکل آدرش (معیار) وہ ہمین دکھا گئے ہین اس کی قیمت کے بارہ مین کوئی اختلاف نہین ہوسکتا انھون نے اس بارہ مین جو کچھ لکھا ہے اور ان کی سنسکرت تحریرون کے ترجمے جو ہم نے گجراتی زبان مین ۱۸۷۶ء مین کئے تھے اُن سے صاف ثبوت ملتا ہے کہ ان کی زندگی کا خاص مشن یہ ہی تھا کہ وہ اپنے دیش باسیون مین اُس چکرورتی راجیہ کے حاصل کرنے کی نہایت زوردار خواہش پیدا کر جائین جو مہابھارت کے زمانہ تک آریون کو حاصل تھا اور جس کا اونھون نے اپنی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے دسوین باب مین بیان کیا ہے اور جسمین اونھون نے انڈیا سے ایسے خود مختار راجیہ کے چلے جانے اور آریہ لوگون کا غیر قوم کے غلام ہونے کا بہت دکھ بھرے الفاظ مین اشارہ کیا ہے وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ پولٹیکل آزادی اور قومی گورنمنٹ حاصل کرنے کے بغیر اس دیش کے لوگون مین کوئی بہتر تبدیلی نہین آسکتی ہان اسوقت کی ضرورت کے

موافق اونہون نے اپنے اس معیار کو کھلم کھلا ظاہر نہین کیا .... اسبات کا قطعی ثبوت موجود ہے کہ آریہ سماج کے بانی نے آریہ سماج کے لئے جس معیار کی سکھشا دی ہے وہ قطعی آزاد اور خود مختار قومی گورنمنٹ ہے .... سوامی دیانند تو انڈیا کو بدیسی راج سے آزاد کرنے کی غرض سے جنگ اور انقلاب پیدا کرنے کی بھی تائید مین تھے ہمین وہ موقعہ شکر گزاری کے ساتھ یاد آرہا ہے جب اونہون نے اپنی غیر معمولی فصاحت کے ذریعہ "مہا دھن" کے لفظ کی تشریح کی تھی یہ وہ لفظ ہے جو ۲۶ اور ایسے ہی الفاظ کے ساتھ جنگ کا مترادف ہے جو وید کے ۳-۲۱-۳ (۱-۴-۸) وغیرہ مین مستعمل ہوا ہے اور جس کا یاسک نے اپنے نروکت (نگھنٹو) مین بیان کیا ہے اور جس کے مطلب کے موافق کسی قوم کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ دولت عظیم حاصل کرنے یا جو دولت اُس کی کسی اور قوم نے بے انصافی سے چھین لی ہو اُس کے واپس کرنے کا یہی ہے کہ اُس کے ساتھ کامیابی سے جنگ یا ملک مین انقلاب پیدا کیا جائے" (منقول از اخبار ہندوستان لاہور ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء) ص۷ اسی اخبار ہندوستان نے پنجابی اخبار سے نقل کیا ہے۔

.... اگر سوامی دیانند آج اس دنیا مین موجود ہوتے تو وہ پہلے شخص ہوتے .... جو جلا وطن کئے جانے کے لئے اپنے جاتے کسی شخص کی تحریک کے پیرون کو کیون اُس معیار کو اپنا کہنے سے شرمندہ ہونا چاہئے جسے اُسکے بانی نے سب سے اعلیٰ قرار دیا ہو۔

مندرجہ بالا حوالے اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہین کہ دیانندجی کی تعلیم مین انقلاب پیدا کرنے والے خیالات موجود ہین اس لئے ایسے شخص کی تصانیف نا تجربہ کار جوانون کے ہاتھ مین دیدینا ایک خطرناک غلطی ہے۔ آریہ سماج کو دیانندجی کی کتابون کی اصلاح کرنے مین حتے الوسع بہت جلد قدم اوٹھانا چاہئے اور ملک مین امن اور شانتی پھیلانے کے لئے سرکار انگلشیہ کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔

التماس ضروری

نہایت عجز کے ساتھ برادران اہل اسلام کی خدمت مین ملتمس ہون۔ کہ آریہ صاحبان اسلام و مسلم و کتب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کلام مجید پر اعتراضات کرکے۔ اگر کتب ٹریکیٹ اور رسالہ چھپوا چھپوا کے اور ہمارے سیدھے سادے بھائی مسلمانون کو دین اسلام سے ڈگانے کی کوشش مین لگے ہوئے ہین۔ لہذا ہمنے اس فتنہ کے انسداد کیلئے اور حمایت اسلام اور حفاظت دین کیلئے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے اور ہمت برادران اسلام کی امداد کی امید پر انجمن حامی اسلام قایم کی ہے۔ جسمین آریہ صاحبان کے اعتراضات کے جوابات نہایت متانت اور معقولیت سے علماء دین اور معزز محققین سے حاصل کرکے اور ممبران انجمن کی امداد سے چھپوا کر مفت تقسیم کیے جاتے ہین۔ کیونکہ ہمکو اپنے برادران دینی کو مذہب آریہ سے واقف کرانا اور آریونکو دام تزویر سے بچانا مدنظر ہے۔ تاکہ ہمارے دینی بھائی مذہب آریہ سے واقف ہوکر فائدہ حاصل کرین اور آریہ ہونے سے بچین کیونکہ ہماری رحمدل اور عادل گورنمنٹ کے عہد حکومت مین شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اور ہر طرح کی آزادی ہر مذہب و ملت کے لوگون کو میسر ہے۔ لہذا علماء دین اور معزز محققین کی خدمت مین عرض ہے کہ آریون کے اعتراضات کی تردید مین جو کوئی کتاب یا رسالہ تحریر کرین یا خود انپر اعتراضات قایم کرکے کوئی کتاب یا رسالہ رقم فرماوین۔ وہ براہ کرم انجمن ہذا مین ارسال فرمادیا کرین یہ انجمن اپنے خرچہ سے چھپوا کر شایقین کو مفت تقسیم کردیا کریگی جمیع اہل اسلام کو اسطرف متوجہ ہوکر چندہ کی امداد کرنا ضروری ہے کسی بہائی پر زیادہ بار نہین ڈالا جاتا اونکی ہمت اور توفیق پر منحصر ہے۔ جو صاحبان حسب حیثیت ازراہ ہمدردی اسلام قلیل سی قلیل رقم ماہانہ یا یکمشت بطور امداد اسلام عطا فرمائین گے شکریہ کے ساتھ قبول کیجاویگی اور رسید انجمن مذکورہ سکریٹری دستخطی ارسال خدمت کیجائیگی اور اونکا نام نامی درج رجسٹر کیا جاویگا۔ اور جب کوئی کتاب شایع کیجائیگی۔ بغیر طلبی ممبران انجمن مذکورہ ارسال خدمت کیجایا کریگی۔ اور علاوہ ممبران انجمن ہذا کے جو اہل اسلام ۱/ پائی محصول ڈاک بھیجین گے اون کو کتاب مفت نظر کیجاویگی اور کم استطاعت صاحبان کے لئے اونکی طلبی پر ٹکٹ بھی انجمن مذکورہ کی طرف سے لگایا جاویگا۔

الٰہی جسطرح اس انجمن کا فیض جاری ہے	یون ہی تو غیب سے اسکا سامان بقا کر دے
کسی اہل ہمم کے دلمین اسکی ڈالدے الفت	معاون اسکو یارب ایسے اچھے صرف کر دے

خادم الاسلام و المسلمین تجمل حسین سکریٹری و محمد عبد الرحمن خان عرف ننھی خان منتظم انجمن حامی اسلام

کیمپ میرٹھ